مَن تبحّر في النّحو اهتدىٰ إلى كُلّ العُلوم (الامام الشافعي)

کشّاف تعریفات النحو

المعروف بہ

تعریفاتِ سُبحانی

تقریظ

حضرت مولانا محمد سعیدی مدظلہ العالی

ناظم ومتولی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

نظر کردہ

مولانا مظفر الاسلام تھانوی

استاذ مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

مؤلف

اسجد سبحانی ارریاوی

متعلم جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

ناشر

مکتبہ علیمیہ ڈوریا سوناپور ارریا (بہار)

M. 7091402036

بسم الله الرحمن الرحیم

مَنْ تَبَحَّرَ فِی النَّحْوِ اِهْتَدٰی اِلٰی کُلِّ الْعُلُوْمِ

(الامام الشافعیؒ)

نحویاں را مغز باید چوں شہاں

صرفیاں را مغز باید چوں سگاں

کشاف تعریفات النحو

المعروف بہ

تَعرِیفَاتِ سُبحَانِیْ

تالیف

اسجد سبحانی ارریاوی

متعلم مظاہر علوم وقف سہارنپور

ناشر

مکتبہ علیمیہ ڈوریا سونا پور ارریہ بہار الہند

7091402036, 9931102036

☆☆☆☆☆

تفصیلات کتاب

نام کتاب: کشاف تعریفات النحو المعروف بہ تعریفات سبحانی

مؤلف: اسجد سبحانی ارریاوی (شریک عربی پنجم) مظاہر علوم وقف سہارنپور

صفحات: ۴۸

تعداد: ۱۱۰۰

سن اشاعت: ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء

قیمت:

ملنے کے پتے

کتب خانہ امداد الغرباء مفتی محلّہ، سہارنپور

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، تھانہ بھون، شاملی

مکتبہ علیمیہ ڈوریا سوناپور، ارریا، بہار

مکتبہ عکاظ دیوبند

رابطہ برائے مؤلف

موبائل اینڈ ٹیلیگرام 8433177539

واٹس اپ.......... 7091402036

انتساب

میں اپنی اس حقیری کاوش کو منسوب کرتا ہوں۔

☆خلیفۂ ثانی، مراد نبی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ.................. کے نام

جنہوں نے فرمایا تَعَلَّمُوْ النَّحوَ کَمَا تَتَعَلَّمُوْنَ الْفَرَائِضَ وَالسُّنَنَ۔

کہ جب عدل سراپا ہو چلا ہے   تو نحوی بھی یہ کہہ اٹھا ہے

کہ نام عمر میں ہے عدل مقدر   اللہ اکبر...... اللہ اکبر

☆أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ کا حقیقی مصداق جامعہ مظاہر علوم وقف...... کے نام

جس کے جلوہ خانہ میں بے شمار محققین، مولفین، مورخین، مصنفین اور صالحین جنم لیتے رہے ہیں

اے خدا ایں جامعہ قائم بدار   فیض او جاری بود لیل و نہار

☆ ..... اپنے جملہ اساتذۂ کرام (دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَهْ)................ کے نام

جن کی تربیت وشفقت اور آہِ سحر گاہی نے ناکارہ کو اس کام کی توفیق بخشی۔

نظر ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

☆ ...... والدین محترمین (أَطَالَ اللّٰهُ عُمرَهُمَا).......................... کے نام

جو ایک دو روپئے دیکر گاؤں کے مکتب میں بھیجتے رہے۔ آخر کار بفضل اللہ تعالیٰ طالبان مظاہر میں شامل ہو کر اکابر ومشائخ کی توجہات کا محور ومرکز بنا۔

العبد المجہول

اسجد سبحانی ارریاوی

﴾……تَهَادَوْا تَحَابُّوْا……﴿

کے

مقتضی پرعمل کرتے ہوئے پیش خدمت ہے۔

هدیه مبارکه

From…………………………………………………………من

……………………………………………………………………

To…………………………………………………………إلیٰ

……………………………………………………………………

☆☆☆

الاسم ………………… بن ………………………

الصف………………… التاريخ ………………………

اسم الجامعه…………………………………………

……………………………………………………………………

العنوان…………………………………………………

……………………………………………………………………

مضامین

صدائے دل	۷	اسم مقصور	۱۸	ترخیم منادی	۲۳
تقاریظ	۸	اسم منقوص	//	مندوب	//
تعریفات		اسم منصرف	//	مفعول فیہ	//
نحو	۱۵	اسم غیر منصرف	۱۹	ظرف زمان مبہم ومحدود	//
موضوع	//	عدل	//	ظرف مکان مبہم ومحدود	۲۴
غرض	//	وصف	//	مفعول لہ	//
لفظ وکلمہ	//	عجمہ	۲۰	مفعول معہ	//
اسم	//	وزن فعل	//	حال	//
فعل	۱۶	فاعل	//	تمیز	۲۵
حرف	//	تنازع فعلین	//	مستثنیٰ	//
کلام	//	مفعول مالم یسم فاعلہ	۲۱	مستثنیٰ متصل	//
اسناد	//	مبتداء اور خبر	//	مستثنیٰ منقطع	۲۶
اسم معرب	۱۷	مبتداء کی قسم ثانی	//	اسم مجرور	//
اعراب وعامل	//	مفعول مطلق	۲۲	اضافت معنویہ	//
محل اعراب	//	مفعول بہ	//	اضافت لفظیہ	۲۷
مفرد منصرف صحیح	//	تحذیر	//	تابع	//
جاری مجری صحیح	۱۸	ما اضمر عاملہ	//	نعت	//
جمع مکسر منصرف	//	علی شریطۃ التفسیر		عطف بحرف	۲۸
جمع مؤنث سالم	//	منادی	۲۳	تاکید	//

تاکید لفظی	۲۹	اسمائے عدد	۳۳	فعل لازم	۳۸
تاکید معنوی	،	مونث قیاسی	،	افعال ناقصہ	،
بدل	،	علامات تانیث	۳۴	افعال مقاربہ	،
بدل الکل	،	مذکر	،	فعل تعجب	،
بدل البعض	۳۰	مونث حقیقی	،	افعال مدح وذم	،
بدل الاشتمال	،	مونث لفظی	،	حروف جر	۳۹
بدل الغلط	،	مثنیٰ	،	ام متصلہ	،
عطف بیان	،	جمع	۳۵	ام منقطعہ	،
اسم ظاہر	۳۱	جمع تکسیر	،	حرف توقع	۴۰
مضمر	،	جمع سالم	،	حروف زیادت	،
ضمیر متصل ومنفصل	،	جمع مذکر سالم	،	تنوین	،
ضمیر شان وقصہ	۳۲	جمع قلت	۳۶	تنوین تمکن	،
اسم اشارہ	،	مصدر	،	تنوین تنکیر	،
اسم موصول	،	اسم فاعل	،	تنوین عوض	۴۱
اسمائے افعال	،	اسم مفعول	،	تنوین مقابلہ	،
اسمائے اصوات	۳۳	صفت مشبہ	،	تنوین ترنم	،
اسمائے کنایات	،	اسم تفضیل وفعل ماضی	۳۷	نون تاکید	،
معرفہ	،	فعل مضارع	،	الاصول فی النحو	۴۲
نکرہ	،	فعل امر	،	الحکایات فی النحو	۴۴
علم	،	فعل متعدی	،	آداب المتعلمین	۴۷

صدائے دل

نَحْمَدُكَ يَا مَنْ هَدَيْنَا نَحْوَ الْإِسْلَامِ
ثُمَّ نُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ بَلَّغَنَا الْكَلِمَةَ وَالْكَلَامَ
عَلٰى مَنْ لَّمْ يَنْصَرِفْ عَنْهُ ذَوِى الْعِلْمِ وَالْأَعْلَامِ

امابعد!

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ علم نحو کی اہمیت وافادیت اظہر من الشمس واجلی من القمر ہے۔ اور اس سے کسی کو انکار بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے علماء نے اس فن میں محنت کی ہے۔ اور صدہا کتب تصنیف کی ہیں۔

ایک عرصہ سے دل میں دستک ہوتی تھی کہ ایک ایسی مختصر کتاب ہو جس میں فنِ نحو میں آنے والی تمام تعریفات مع ترجمہ وتشریح مذکور ہوں کیونکہ!

ہم سے پوچھے کوئی افسانۂ گل
ہم نے جھیلے ہیں خزاں کے صدمے

قارئین! صدائے دل پہ لبیک کہتے ہوئے میں نے اس کام کو شروع کر دیا۔ اور بفضل اللہ تعالیٰ دو عشرے میں مکمل ہو گیا۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے۔ باقی فیصلہ اربابِ علم وفضل اور طالبان علوم نبوت کریں گے کہ میں اپنی اس کوشش میں کس قدر کامیاب ہوں...... امید ہے کہ شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔

چونکہ یہ کتاب فنِ نحو میں ہے اس لئے میں جملہ اساتذۂ کرام کے ساتھ ان اساتذہ کرام کا زیادہ شکر گذار ہوں جن سے میں نے نحو پڑھی ہے

اور گاہے بگاہے دل سے یہ صدا آتی تھی کہ! من صنف فقد استهدف

افسوس کبھی جو مصنف ہوا

ہدف وہ ملامت کا یکسر ہوا

لیکن یہ امید بھی رہتی تھی کہ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء......اور
ایک طرف اردو میری مادری زبان نہیں، کیونکہ انسان اپنے مافی الضمیر کو جس طرح
اپنی زبان میں ادا کر لیتا ہے اس طرح کسی دوسری زبان میں ادا کرنے پر قادر نہیں
ہوتا۔ نیز کم علمی، بے بضاعتی اور قلت فرصت کا احساس ہوتا رہتا تھا۔ لیکن آیتِ کریمہ
''فعال لما يريد وما ذالك على الله بعزيز'' سامنے رہتی تھی۔

اب آخر میں ارباب علم ودانش اور طلباء عظام کی خدمتِ عالیہ میں عرض ہے
کہ دوران مطالعہ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ انسان کی سعی وکوشش میں خطا کا وقوع عین
ممکن ہے بلکہ ہونی ہوگی۔ ع بشر بشر ہے فرشتہ تو بن سکتا نہیں

نیز

میری یہ طالب علمانہ کاوش ہے۔ اس میں میری جنبش قلم کسی طرح کی لغزش کا شکار
ہوئی ہے اس لئے تنقید برائے تنقیص سے صرف نظر کر کے بغرض تصحیح نشاندہی فرمائیں

بقدر وسع در اصلاح کوشند

اگر اصلاح نتوانند بپوشند

تاکہ عند الناس مشکور اور عند اللہ ماجور بنیں۔ اور بارگاہ رب عُلی میں دعا گو
ہوں کہ اس حقیر کی کاوش کو مقبول خاص وعام بنا کر میری نجات کا ذریعہ بنائے اور
کتاب کے حق میں بایں الفاظ دست بدعا ہوں اللهم اجعله كالكافية وهداية
النحو وغيرهما

نیز

شوق سے پڑھیں لوگ میرے مقال، تصنیفیں لکھوں میری بے مثال

عطا کردے مجھے اوج کمال، دعا ہے یہی تجھ سے رب ذوالجلال

ان ارید الا الاصلاح مااستطعت

وما توفیقی الا باللّٰہ۔

☆☆☆☆☆

نام: اسجد سبحانی ارریاوی

ابن: مفتی علیم الدین صاحب مظاہری وقاسمی

ناظم شیخ الحدیث دارالعلوم رحمانی منورنگر زیرو مائل ارریا بہار

ساکن: ڈوریا سوناپور ضلع ارریا (بہار) الہند

متعلم: جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور یوپی

....

(۱) وجوہ تالیف: درج ذیل آٹھ وجہوں میں سے کسی نہ کسی وجہ سے کتابیں تصنیف یا تالیف کی جاتی ہیں اور اگر ان کے علاوہ اور کسی وجہ سے ہو تو ہذیان وخطا ہے۔ اول کسی نئے مضمون کا اختراع جس کا وجود پہلے نہ رہا ہو۔ دوم کسی ناقص کام کا تکمل کرنا۔ سوم کسی مغلق بات کی تشریح کرنا۔ چہارم کسی لمبے مضمون کا اختصار کرنا۔ پنجم متفرق اشیاء کو جمع کرنا۔ ششم کسی مخلوط وغیر مربوط مضمون کو مرتب ومہذب کرنا۔ ہفتم کسی ابہام کی تعیین کرنا۔ ہشتم مضمون کی غلطی کو بیان کرنا۔ (ظفر المحصلین)

تقریظ انیق

جانشین فقیہ الاسلام حضرت مولانا محمد سعیدی صاحب مدظلہ العالی

ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم وقف سہار نپور یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله الذی علم بالقلم، علّم الانسان مالم یعلم، والصلوٰة والسلام علی رسوله الأکرم علی آله وصحبه ومن تبعه من الأمم. وبعد!

قرآن وحدیث کے فہم کے لئے ضروری ہے کہ عربی زبان وادب پر کامل عبور ہو اور عربیت میں کمال کے لئے صرف اور نحو میں مہارت کا ہونا ضروری ولابدی ہے، بہت سے اہل علم نے عربیت میں کمال کے لئے آسان اور سہل کتابیں لکھ کر آسانیاں پیدا کرنے کی سعئ مسعود ومحمود کی ہیں۔صرف کو ام العلوم کہا گیا تو نحو کو ابو العلوم کا درجہ دیا گیا۔ان دونوں فنوں پر کمال کے بعد ہی زبان میں جمال پیدا ہوسکتا ہے، چنانچہ عربی زبان وادب میں کمال کے لئے صرف ونحو اور انکی اصطلاحات پر بھی بے شمار کتابیں موجود ہیں جن میں بطور خاص تعریفات نحویہ، کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم، معجم لغة النحو العربی، محاورات النحو والاعراب، معجم مصطلحات النحو والصرف، فرہنگ اصطلاحات صرف ونحو، معجم القواد العربیه فی النحو والصرف، معجم مصطلاحات النحو والعربی اور اصطلاحات النحو والصرف جیسی بے شمار کتابیں مختلف ممالک وامصار میں لکھی اور شائع کی گئی ہیں۔

اردو جو بلاشبہ دور حاضر کی زندہ و پائندہ اور تابندہ زبانوں میں شمار ہوتی ہے، اور جس کے کروڑوں جاننے اور بولنے والے موجود ہیں مگر سچائی یہ ہے کہ اس موضوع پر اس زبان میں بہت کم کام ہوا ہے۔

پیش نظر کتاب "کشاف تعریفات النحو" المعروف به "تعریفات سبحانی" ہمارے مدرسہ کے ہونہار طالب علم عزیزی مولوی امجد سبحانی ارریاوی سلمہ کی ایک طالب علمانہ کوشش وکاوش ہے جو مختلف کتابوں اور کتابچوں سے کشید کر کے عمدہ مجموعہ مرتب کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان کے اشہب قلم کو صفحۂ قرطاس پر رواں دواں رکھے۔

ع ایں دعا از من و از جملہ

العبد

(مولانا) محمد سعیدی

ناظم ومتولی مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ اعلیٰ

نواسہ شیخ زکریاؒ حضرت مولانا محمد شاہد صاحب مظاہری

امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہٗ!

عربی کی ایک کہاوت جو اپنے اندر حقیقت اور سچائی رکھتی ہے، یہ ہے النحو فی الکلام کالملح فی الطعام یعنی بات چیت اور گفتگو میں علم نحو کے اصول وآداب اور قواعد وضوابط وہی قدر وقیمت رکھتے ہیں جو کھانے میں نمک کی حیثیت ہے، یہی وجہ ہے کہ فن نحو میں بڑے بڑے علماء اور ذہین وطباع اصحاب نے اپنی اپنی زندگیاں صرف کردیں، اور علماء نحاۃ آج بھی انکو فن نحو کا امام اور رہنما تسلیم کرتے ہیں، اور پھر ان نحوی علماء کی بڑی گراں قدر اور بلند پایہ تصنیفات ہیں، جو علم نحو پڑھنے پڑھانے، سیکھنے سکھانے کے لئے بنیاد کا پتھر سمجھی جاتی ہیں، اور آج بھی ہندو پاک اور دیگر ممالک کے مدارس عربیہ میں بڑے اہتمام سے سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں، جیسے: ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح جامی وغیرہ وغیرہ

مقام مسرت ہے کہ عزیزی مولوی اسجد سبحانی ارریاوی نے بھی اس مشہور علم اور معروف فن کی طرف توجہ کی اور اس موضوع پر "کشاف تعریفات النحو المعروف بہ تعریفاتِ سبحانی" کے نام سے ایک مفید اور نافع کتاب لکھ کر کھانے میں نمک ڈال کر اس کو لذیذ بنادیا ہے۔

میں دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مفید اور نافع بنائے، طلبہ علوم اسلامیہ خاص طور پر متعلمین نحو کے لئے اس کو استفادہ کا ذریعہ بنائے۔ فقط والسلام

بندہ محمد شاہد غفرلہٗ

امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور۔ ۲۶ر صفر المظفر ۱۴۳۹ھ

کلمات تبریک

حضرت مولانا اسلام الحق صاحب اسعدی المظاہری

مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور

نحمده ونصلی علی رسوله النبی الکریم اما بعد

عزیزم حافظ ماجد سلمہ (متعلم مدرسہ مظاہر علوم وقف) کی تعلیمی محنتوں کا شجرۂ بارآور (انشاء اللہ) کو دیکھنے اور بیشتر حصہ کو پڑھنے سے محسوس ہوا کہ "تعریفات النحو" ماشاء اللہ فن نحو کے اس اہم ترین موضوع کے دریافت کے حق مفید ترین ثابت ہوگی، اور دوران تعلیم کی یہ محنت آئندہ کے لئے عزیز سلمہ کے حق میں فال نیک ہو کر تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف کے جذبہ کو آگے بڑھانے میں معین ہوگی۔ انشاء اللہ

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر علم نافع کا ذریعہ بنادیں، اور ان کے والدین واساتذہ کے لئے ذخیرہ آخرت ہو۔ آمین

راقم الحروف

اسلام الحق اسعدی المظاہری

۴ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ بروز جمعہ

تائید وتوثیق

مفتی عبدالحسیب صاحب اعظمی

صدر مفتی مدرسہ مظاہرعلوم (وقف) سہارنپور

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان والصلوة السلام علی سید نا محمد خاتم النبین وعلی من نحا نحوه من اله واصحابه اجمعین. اما بعد

پیش نظر کتاب ''کشاف تعریفات النحو'' جوحافظ وقاری اسجد سبحانی متدرس درجہ پنجم مظاہر علوم وقف سہارنپور کی تالیف کردہ ہے، کتاب کا نام ہی موضوع پر دلالت کررہا ہے۔

یہ کتاب انشاء اللہ ہدایۃ النحو اوراس کے بعد کے طلبہ کے لئے مفید ومعین ثابت ہوگی، ہرعلم وفن کے رجال کا بقاء اس پر لکھتے پڑھتے رہنے سے ہے نہ کہ اپنے سے پہلوں کی تصنیفات وتالیفات پر اکتفا کرلینے پر اسلئے جن حضرات کو اللہ تبارک وتعالی نے جن فن سے مناسبت عطا کی ہو اس فن سے متعلق ماہر استاذ کی نگرانی میں تالیف فرما کر امت مسلمہ کو فائدہ پہنچائیں اور علم کے بقاء کا سبب بنیں۔

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ موصوف کی صلاحیت وصالحیت میں اضافہ فرمائے اور مزید دیگر فنون پر لکھنے پڑھنے کی اخلاص کے ساتھ توفیق عطا فرمائے اور ہرفن کے رجالِ کار پیدا فرماتا رہے، اورامت مسلمہ کو فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

۲۴/ ۳/ ۱۴۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات تحسین

حضرت مولانا محمد نعیم احمد صاحب مظاہری

حضرت مولانا محمد ابوالکلام صاحب قاسمی

اساتذۂ مدرسہ مظاہر علوم وقف سہارنپور

الحمد الله رب العلمين الصلوة والسلام على رسوله النبي الكرم امابعد

علم نحو کی اہمیت وافادیت عربی زبان میں عوام وخواص کے نزدیک مسلم ہے اسی سلسلہ کی یہ کتاب'' تعریفات سبحانی'' بندہ نے دیکھی جس پر حضرت مولانا محمد سعیدی صاحب ناظم ومتولی مظاہر علوم وقف کی تصحیح بھی نظر سے گزری ماشاء اللہ اس کتاب میں عزیزم مولوی اسجد سبحانی متعلم مظاہر علوم وقف نے اصطلاحات نحو کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش کیا ہے، یہ کتاب سبھی طلبہ اور اہل علم کے لئے مفید معلوم ہوئی، اللہ تعالی مؤلف کی اس مبارک سعی کو قبول فرمائے، اور طالبان علوم کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

ابوالکلام غفرلہ

۱۴۳۹/۲/۲٦ھ

نعیم احمد مظاہری عفا اللہ عنہ

خادم مظاہر علوم وقف سہارنپور

۲۵ صفر ۱۴۳۹ھ 15-11-2017

تعریفات

(۱)**اَلنَّحْوُ**: اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِأُصُوْلٍ یُعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْکَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَیْثُ الإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَکَیْفِیَّةُ تَرْکِیْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ۔

ترجمہ: نحو چند ایسے اصولوں کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلمات (یعنی اسم، فعل، حرف) کے آخر کے احوال معرب ومبنی ہونے کی حیثیت سے معلوم ہوں، اور ان کلمات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو۔

(۲) **اَلْغَرَضُ مِنْهُ**: صِیَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِیِّ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ

ترجمہ: نحو کی غرض عربی کلام کرتے وقت ذہن کو خطائے لفظی سے بچانا ہے۔

(۳)**مَوْضُوْعُهُ**: اَلْکَلِمَةُ وَالْکَلَامُ

ترجمہ: نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔

وضاحت: کسی بھی علم کا موضوع وہ شی ہوتی ہے جس کے احوال سے متعلق اس علم میں بحث کی جائے، چونکہ نحو میں کلمہ اور کلام دونوں کے احوال کے بارے میں بحث کی جاتی ہے لہذا یہ دونوں علم نحو کا موضوع ہیں۔

(۴) **اَللَّفْظُ**: مَا یَتَلَفَّظُ بِهِ الْإِنْسَانُ نَحْوُ زَیْدٌ

ترجمہ: جس کا انسان تلفظ کرے اسے لفظ کہتے ہیں۔ جیسے زید

(۵) **اَلْکَلِمَةُ**: اَلْکَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدٍ نَحْوُ خَالِدٍ

ترجمہ: کلمہ وہ لفظ ہے جسے ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے خَالِدٌ

(۶)**اَلْاِسْمُ** : اَلْاِسْمُ کَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِهَا غَیْرِ مُقْتَرِنٍ بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ نَحْوُ کِتَابٌ۔

ترجمہ: اسم وہ کلمہ ہے جو تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال، استقبال) میں سے کسی

ایک زمانے سے ملے بغیر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے۔جیسے کِتَابٌ

(٧) اَلْفِعْلُ: اَلْفِعْلُ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً بِزَمَانٍ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى نَحْوُ ضَرَبَ

ترجمہ:فعل وہ کلمہ ہے جو تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال، استقبال) میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ مل کر اپنے معنیٰ پر دلالت کرے۔جیسے ضَرَبَ

(٨) **اَلْحَرْفُ**: اَلْحَرْفُ كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ غَيْرِهَا نَحْوُ "مِنْ" وَ"إِلٰى" فِيْ "سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ"

ترجمہ:حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ پر دلالت نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کلمہ (فعل یا اسم) کے معنیٰ پر دلالت کرے۔جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ میں "مِنْ" اور "إِلٰى"

وضاحت: اس مثال میں "مِنْ" ابتدائے سَیر اور "إِلٰى" انتہائے سَیر پر دلالت کررہا ہے۔

(٩) **الکلام**: لَفْظٌ تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ وَ يُسَمّٰى جُمْلَةً نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ

ترجمہ:کلام وہ لفظ ہے جو اسناد کے ذریعے ملائے جانے والے دو کلموں پر مشتمل ہو اسکو جملہ بھی کہا جاتا ہے۔جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ

وضاحت: اس مثال میں ضَرَبَ اور زَيْدٌ دو کلمے ہیں جن کو اسناد کے ذریعہ ملایا گیا ہے (اسناد کی وضاحت آگے آرہی ہے)

(١٠) **اَلْإِسْنَادُ**: نِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إِلَى الْأُخْرٰى بِحَيْثُ تُفِيْدُ الْمُخَاطَبَ فَائِدَةً تَامَّةً يَصِحُّ السُّكُوْتُ عَلَيْهَا نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ

ترجمہ:اسناد یہ ہے کہ ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کی طرف اس طرح کی جائے کہ سننے والے کو ایسا کامل فائدہ حاصل ہو کہ اس (فائدے کے حاصل ہونے) پر خاموش ہونا

درست ہو۔ جیسے قامَ زیدٌ

وضاحت: اس مثال میں کھڑے ہونے کی نسبت زید کی طرف کی گئی ہے کہ اس جملے کے کہنے کے بعد (متکلم کے خاموش ہو جانے پر) سننے والے کو خبر کا فائدہ حاصل ہوا۔

(۱۱) **الاسمُ المُعربُ**: هُوَكلّ اسمٍ رُكّبَ مع غيرِه وَلا يشبهُ مَبنيَّ الاصلِ نحوُ "زيدٌ" فِي "قامَ زيدٌ"

ترجمہ: اسم معرب ہر وہ اسم ہے جو اپنے عامل سے مرکب ہو اور مبنی الاصل (یعنی ماضی، حاضر معروف اور حروف) سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔ جیسے قامَ زیدٌ میں زیدٌ

وضاحت: اس مثال میں "زیدٌ" معرب ہے کیونکہ یہ قامَ کے ساتھ ترکیب میں واقع ہوا ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت بھی نہیں رکھتا۔

(۱۲) **الاعرابُ**: مَا بِهِ يَخْتَلِفُ اٰخِرُ الْمُعْرَبِ كَالضَّمَّةِ وَالْفَتْحَةِ وَالْكَسْرَةِ وَالْوَاوِ وَالْاَلِفِ وَالْيَاءِ

ترجمہ: اعراب وہ ہے جس کے ذریعہ اسم معرب کا آخر بدل جائے مثلاً ضمہ، فتحہ، کسرہ اور واؤ، الف، یاء۔

وضاحت: ضمہ، فتحہ، کسرہ کو اعراب بالحرکت اور واؤ، الف، ی کو اعراب بالحروف کہا جاتا ہے۔

(۱۳) **العامل**: مَا بِهِ رَفْعٌ أَوْنَصبٌ أَوْجرٌ نَحْوُ "ضَرَبَ" فِيْ "ضَرَبَ زَيْدٌ"

ترجمہ: جس کے سبب کسی لفظ پر رفع، نصب یا جر آئے (اسے عامل کہتے ہے)۔ جیسے "ضَرَبَ زیدٌ میں "ضَرَبَ"

(۱۴) **محلُ الإعْرَابِ**: هو الحرفُ الاَخِيْرُنَحْوُ دَالٍ في "ضَرَبَ زَيْدٌ"

ترجمہ: اسم کے آخر حرف کو محل اعراب کہا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ زیدٌ میں "دْ"۔

(۱۵) **المفردُ المنصرفُ الصحيحُ**: ما لَا يكونُ مُرَكَّبًاوَلَا غيرَ

مُنصَرِفٍ ولا مُعتل الآ خِرِ

ترجمہ: وہ اسم جو نہ مرکب ہو اور نہ ہی غیر منصرف اور نہ ہی اس کے آخر میں حرف علت ہو۔

(١٦) **الجاری مجری الصحیح**: ھوَ مَا یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِہٖ وَاوٌاَوْیَاءٌ مَا قَبلَھُمَا سَاکِنٌ کدلو وظبی

ترجمہ: وہ اسم ''جاری مجری صحیح'' کہلاتا ہے جس کے آخر میں واؤ......یا......ی ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ

(١٧) **اَلجمعُ المکسَّرُ المُنصَرِفُ**: ھُوَ الجمعُ الَّذِیْ لَمْ یَسْلَمْ وَزْنُ مُفْرَدِہٖ وَلَا یَکُوْنُ غَیرَ مُنصَرِفٍ نَحْوُرِجَالٍ

ترجمہ: جمع مکسر منصرف وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور وہ غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے رِجَالٌ

وضاحت: رِجَالٌ رَجُلٌ کی جمع ہے رجل میں عین کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کر کے بنایا گیا ہے جس کی بنا پر واحد کا وزن سلامت نہ رہا۔

(١٨) **اَلجَمعُ المُؤنَّثُ السَّالِمُ**: مَا کَانَ فِیْ آخِرِہٖ أَلِفٌ وَتاءٌ نَحوُ مُسلِمَاتٍ

ترجمہ: وہ جمع جس کے آخر میں الف اور تا ہو۔ جیسے مُسلِمَاتٌ

(١٩) **اَلاِسمُ المَقصُورُ**: ھُوَ مَافِیْ آخِرِہٖ أَلِفٌ مَقصُورَۃٌ کَعَصَا

ترجمہ: جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ (ی) ہو (اسکو اسم مقصور کہتے ہیں) جیسے کَعَصَا

(٢٠) **اَلاِسمُ المَنقُوصُ**: ھُوَ مَافِیْ آخِرِہٖ یَاءٌ مَا قَبلَھَا مَکسُورٌ کالقَاضِیْ۔

ترجمہ: اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ''ی'' ہو اور ماقبل مکسور ہو۔ جیسے اَلقَاضِیْ

(٢١) **اَلاِسمُ المُنصَرِفُ**: ھُوَ مَا لَیسَ فِیہِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ یَقُوْمُ مَقَامَھُمَا مِنَ الاَ سْبَابِ التِّسعَۃِ کزَیْدٍ وَیُسَمَّی الاِ سْمَ المُتَمَکِّنَ نَحوُ زَیدٍ

ترجمہ: منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو اسباب

پائے جائیں اور نہ ہی ان میں سے ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائم مقام ہو۔ (اسکو اسم متمکن بھی کہا جاتا ہے) جیسے زَیْدٍ

(۲۲) **غیر منصرف**: ھُوَ مَافِیْہِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ مِنْھَا یَقُوْمُ مَقَامَھُمَا نَحْوُ عُمَرَ وَحَمْرَاءَ

ترجمہ: غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو اسباب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے عُمَرْ اور حَمْرَاءُ

وضاحت: منع صرف کے اسباب یہ ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) عجمہ (۵) معرفہ (۶) وزن فعل (۷) جمع (۸) الف نون زائدتان (۹) ترکیب

نوٹ: ان میں سے تانیث (الف ممدودہ اور مقصورہ کے ساتھ) اور جمع، دو اسباب کے قائم مقام ہے۔

(۲۳) **اَلْعَدْلُ**: ھُوَ تَغَیُّرُ اللَّفْظِ مِنْ صِیْغَتِہِ الْاَصْلِیَّۃِ إِلٰی صِیْغَۃٍ أُخْرٰی تَحْقِیْقًا أَوْ تَقْدِیْرًا نَحْوُ عُمَرَ مِنْ عَامِرٍ

ترجمہ: عدل یہ ہے کہ کوئی لفظ (صرفی قاعدے کے استعمال کے بغیر) اپنے صیغۂ اصلیہ سے دوسرے صیغہ میں تبدیل ہو جائے۔ جیسے عامِر سے عُمَرْ۔

وضاحت: اس مثال میں عَامِرْ کسی صرفی قاعدے کے استعمال کے بغیر عُمَرُ سے تبدیل ہوا ہے اسی کو عدل کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ اگر کسی معدول میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل ہو جو اس کے معدول عنہ پر دلالت کرے تو اس میں پائے جانے والے عدل کو عدل تحقیقی کہا جاتا ہے اور اگر دلیل نہ ہو تو اسکو عدل تقدیری کہا جاتا ہے۔

(۲۴) **اَلْوَصْفُ**: ھُوَ کَوْنُ الْاِسْمِ دَالًّا عَلٰی ذَاتٍ مُبْھَمَۃٍ مَأْخُوْذَۃٍ مَعَ بَعْضِ صِفَاتِھَا نَحْوُ اَحْمَرَ

ترجمہ: وصف یہ ہے کہ اسم کسی مبہم ذات پر یوں دلالت کرے کہ اس میں بعض صفات

بھی ملحوظ ہوں جیسے اَحْمَرَ

وضاحت :اَحْمَرَ ایک ذاتِ مبہم پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی دلالت کسی معین ذات پر نہیں ہے اور اس میں اس ذاتِ مبہم کی ایک صفت بھی ملحوظ ہے اور وہ ہے حُمْرَۃٌ (یعنی اس کی سرخی)

(۲۵)**اَلعُجْمَۃ**: کَوْنُ اللَّفْظِ مِمَّا وَضَعَهٗ غَیْرُ الْعَرَبِ نَحْوُ إِبْرَاهِیْمُ

ترجمہ: عجمہ وہ لفظ ہے جسے عربوں کے علاوہ کسی اور نے وضع کیا ہو۔جیسے إِبْرَاهِیْمُ

(۲۶)**وزن الفعل**:هُوَ کَوْنُ الْاِسْمِ عَلٰی وَزْنٍ یُعَدُّ مِنْ أَوْزَانِ الْفِعْلِ نَحْوُ شَمَّرَ

ترجمہ:وزن فعل اسم کا کسی ایسے وزن پر ہونا جسکو فعل کا وزن شمار کیا جاتا ہو۔جیسے شَمَّرَ

وضاحت :شَمَّرَ (اس نے دامن سمیٹا)اصل میں فعل تھا، بعد میں اسے اسم کی طرف منتقل کیا گیا۔

(۲۷)**الفاعل**:هُوَ کُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهٗ فِعْلٌ أَوْصِفَةٌ أُسْنِدَ إِلَیْهِ عَلٰی مَعْنٰی أَنَّهٗ قَامَ بِهٖ لَا وَقَعَ عَلَیْهِ نَحْوُ قَامَ زَیْدٌ

ترجمہ: فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل یا صفت ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ (فعل یا صفت) اس کے ساتھ قائم ہو اس طرح نہیں کہ وہ اس پر واقع ہو۔جیسے قَامَ زَیْدٌ

وضاحت :اس مثال میں زید ایک اسم ہے اور اس سے پہلے فعل قام لایا گیا ہے اور اس فعل کی نسبت زید کی طرف کی گئی ہے اور یہ زید کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں ہو رہا۔

(۲۸)**تنازع الفعلین**: أَنْ یُّرِیْدَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْفِعْلَیْنِ أَنْ یَعْمَلَ فِیْ اِسْمٍ ظَاهِرٍ بَعْدَ هُمَا نَحْوُ ضَرَبَنِیْ وَأَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ

ترجمہ: تنازع فعلین کا مطلب یہ ہے کہ دو افعال اپنے مابعد واقع اسم ظاہر میں عمل کرنا

چاہتے ہوں۔ جیسے ضَرَبَنِیْ وَأَکْرَمَنِیْ زَیْدٌ .

وضاحت: اس مثال میں ضربني اور أکرمنی میں سے ہر ایک زید کو اپنا فاعل بنانا چاہتا ہے۔

(۲۹)**مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ**: هُوَ کُلُّ مَفْعُوْلٍ حُذِفَ فَاعِلُهٗ وَأُقِیْمَ هُوَ مَقَامَهٗ نَحْوُ ضُرِبَ زَیْدٌ

ترجمہ: ''مفعول مالم یسم فاعل'' (یعنی نائب فاعل) ہر وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کے مفعول کو اس فاعل کا نائب بنا دیا گیا ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ

(۳۰)**اَلْمُبْتَدَأ وَالْخَبَرُ**: هُمَا اِسْمَانِ مُجَرَّدَانِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِیَّةِ أَحَدُ هُمَا مُسْنَدٌ إِلَیْهِ وَیُسَمَّى الْمُبْتَدَأُ وَالثَّانِیْ مُسْنَدٌ بِهٖ وَیُسَمَّى الْخَبَرَ نَحْوُ زَیْدٌ قَائِمٌ.

ترجمہ: مبتداء اور خبر وہ دونوں ایسے اسم ہوتے ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوتے ہیں ان میں سے ایک مسند الیہ ہوتا ہے جسے مبتداء کا نام دیا جاتا ہے اور دوسرا مسند ہوتا ہے (جسکو خبر کہا جاتا ہے) مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ

وضاحت: مذکورہ مثال میں زید اور قائم دو ایسے اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہیں۔ ان میں سے زید مسند الیہ ہے اسی وجہ سے مبتداء ہے اور قائم مسند ہے اس لئے خبر ہے۔

(۳۱)**اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْمُبْتَدَأِ**: هُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ أَوْ بَعْدَ حَرْفِ الْاِسْتِفْهَامِ بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اِسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَا قَائِمٌ نِالزَّیْدَانِ وَأَقَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ

ترجمہ: مبتداء کی قسم ثانی ہر وہ صیغہ صفت ہے جو کسی حرف نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اس شرط کے ساتھ کے وہ صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے۔ جیسے مَا قَائِمُ نِ الزَّیْدَانِ وَأَقَائِمُ نِ الزَّیْدَانِ

وضاحت :ان مثالوں میں صیغہ صفت قائم حرف نفی واستفہام کے بعد واقع ہے اوراپنے مابعد اسم ظاہر الزیدان کو رفع بھی دے رہا ہے لہذا یہ مبتدا ہے۔

(۳۲)**اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَق**: هُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ قَبْلَهٗ نَحْوُ ضَرَبْتُ ضَرْبًا

ترجمہ:مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو اپنے ماقبل فعل کے معنی میں ہو۔جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا

(۳۳)**اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ**:هُوَ اِسْمُ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

ترجمہ:مفعول بہ اس اسم کو کہتے ہیں جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر کوئی فعل واقع ہو۔جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

(۳۴)**اَلتَّحْذِيْرُ**:هُوَ مَعْمُوْلٌ بِتَقْدِيْرِ اِتَّقِ تَحْذِيْرًا مِمَّا بَعْدَهٗ نَحْوُ أِيَّاكَ وَالْاَسَدَ

ترجمہ:تحذیر وہ اسم ہے جو اتق فعل محذوف کا معمول (یعنی مفعول) ہو اور اپنے مابعد سے ڈرانے کے لئے استعمال ہو۔جیسے أِيَّاكَ وَالْاَسَدَ

وضاحت: أِيَّاكَ وَالْاَسَدَ اصل میں اتقك والاسد تھا تنگی مقام کی وجہ سے اتق کو حذف کیا گیا اور ضمیر متصل کو منفصل سے بدلا تو أِيَّاكَ وَالْاَسَدَ ہو گیا۔

(۳۵)**مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيْرِ**: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ بَعْدَهٗ فِعْلٌ أَوْ شِبْهُهٗ يَشْتَغِلُ ذَالِكَ الْفِعْلُ أَوْشِبْهُهٗ عَنْ ذَالِكَ الْاِسْمِ بِضَمِيْرِهٖ أَوْ مُتَعَلِّقِهٖ بِحَيْثُ لَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ هُوَ أَوْمُنَاسِبُهٗ لَنَصَبَهٗ نَحْوُ زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ

ترجمہ: ما اضمر عاملہ ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی ایسا فعل ہو جو اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کے سبب اس اس میں عمل کرنے سے اس طرح اعراض کرے کہ اگر اس فعل یا مناسب فعل کو اس اسم پر مقدم کر دیا جائے تو وہ اسے نصب دے دے۔جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ

وضاحت: اس مثال میں زَيْدًا ایک اسم ہے جس کے بعد ایک فعل ضَرَبْتُهٗ

مذکور ہے اور یہ فعل زَیْدًا کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں عمل کرنے کے سبب زَیْدًا میں عمل کرنے سے فارغ ہے اور اگر ضَرَبْتُ کو زَیْدًا پر پہلے لایا جائے تو یہ فعل ضرور زَیْدًا کو نصب دیگا۔ لہٰذا مثال مذکور میں زَیْدًا مشتغل عنہ ہے اور اپنے ماقبل فعل محذوف ضَرَبْتُ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس فعل کو اس لئے حذف کیا گیا ہے کہ مابعد والا فعل (ضَرَبْتُه) اس کی تفسیر کر رہا ہے۔

(۳۶) **اَلْمُنَادٰی**: هُوَ اِسْمٌ مَدْعُوٌّ بِحَرْفِ النِّدَاءِ نَحْوُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

ترجمہ: منادیٰ وہ اسم ہے جسے کسی حرف نداء کے ذریعہ پکارا جائے۔ جیسے يَا عَبْدَ اللّٰهِ

(۳۷) **تَرْخِيْمُ الْمُنَادٰی**: هُوَ حَذْفُ فِيْ آخِرِهٖ لِلتَّخْفِيْفِ كَمَا تَقُوْلُ فِيْ مَالِكٍ يَا مَالُ وَ فِيْ مَنْصُوْرٍ يَا مَنْصُ

ترجمہ: تخفیف کی غرض سے منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف کو حذف کر دینا (ترخیم منادیٰ کہلاتا ہے)۔ جیسے یا مالک کو یَا مَال یا مَنْصُوْر کو فقط یَا مَنْصُ کہنا۔

(۳۸) **اَلْمَنْدُوْبُ**: هُوَ الْمُتَفَجَّعُ عَلَيْهِ بِيَا أَوْ وَا كَمَا يُقَالُ يَا زَيْدَاهْ وَوَازَيْدَاهْ

ترجمہ: مندوب وہ ہے جس پر "یا...... یا...... وا" کے ذریعہ افسوس کا اظہار کیا جائے۔ جیسے یَا زَیْدَاہْ اور وَا زَیْدَاہْ

(۳۹) **اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ**: هُوَ اِسْمُ مَا وَقَعَ فِعْلُ الْفَاعِلِ فِيْهِ مِنَ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَيُسَمّٰى ظَرْفًا نَحْوُ صُمْتُ يَوْمًا

ترجمہ: مفعول فیہ وہ وقت یا جگہ ہے جس میں کوئی فاعل واقع ہو۔ (اسکو ظرف بھی کہتے ہیں)۔ جیسے صُمْتُ يَوْمًا

(۴۰) **اَلظَّرْفُ الزَّمَانُ الْمُبْهَمُ**: هُوَ مَا لَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُعَيَّنٌ كَدَهْرٍ وَ حِيْنَ

ترجمہ: ظرف زمان مبہم وہ ظرف زمان ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔ جیسے دَهْرٌ (زمانہ) حِيْنٌ (وقت)

(۴۱)**مَحْدُوْدٌ**:ھُوَ مَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُّعَيَّنٌ كَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَشَهْرٍ وَسَنَةٍ.

ترجمہ:ظرف زمان محدود وہ ظرف زمان ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر ہو جیسے یوم (دن) لیلة (رات)،شهر (مہینہ)سنة (سال)

(۴۲)**الظَّرْفُ الْمَكَانُ الْمُبْهَمُ** : ھُوَ مَا لَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُّعَيَّنٌ نَحْوُ جَلَسْتُ خَلْفَكَ

ترجمہ: ظرف مکان مبہم وہ ظرف مکان ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔ جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ

(۴۳)**مَحْدُوْدٌ**:ھُوَ مَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُّعَيَّنٌ نَحْوُ جَلَسْتُ فِى الدَّارِ

ترجمہ:ظرف مکان محدود وہ ظرف مکان ہے جس کیلئے کوئی حد معین ہو۔ جیسے جَلَسْتُ فِى الدَّارِ

(۴۴)**الْمَفْعُوْلُ لَهٗ**: ھُوَاِسْمُ مَا لِأَجْلِهٖ يَقَعُ الْفِعْلُ الْمَذْكُوْرُ قَبْلَهٗ وَيُنْصَبُ بِتَقْدِيْرِ اللَّامِ نَحْوُ ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا أَىْ لِلتَّادِيْبِ

ترجمہ: مفعول لہ اس چیز کا اسم ہے جس کی وجہ سے ماقبل میں ذکر کردہ فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا

وضاحت: اس مثال میں تَادِيْبًا مفعول لہ ہے جس کے حصول کیلئے مارنے کا فعل واقع ہوا ہے۔ بہت عام ہے چاہے اس کا حصول ہو جیسے مثال مذکور میں...... یا ......اس کا وجود جیسے قَعَدْتُّ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا

(۴۵)**الْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ**:ھُوَ مَا يُذْكَرُ بَعْدَ الْوَاوِ بِمَعْنَى مَعَ لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُوْلِ الْفِعْلِ نَحْوُ جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

ترجمہ: ایسا مفعول جو ایسے واؤ کے بعد ہو جو مع کے معنی میں ہو۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

وضاحت: اس مثال میں واؤ، مع کے معنی میں ہے۔

(۴۶)**اَلْحَالُ**: ھُوَ لَفْظٌ يَدُلُّ عَلٰى بَيَانِ هَيْئَةِ الْفَاعِلِ أَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ أَوْ كِلَيْهِمَا

نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاكِباً وَضَرَبْتُ زَيْدًامَشْدُوْدًا وَلَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

ترجمہ: حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی (فعل صادر ہونے کے وقت پائی جانے والی) حالت پر دلالت کرے۔جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ رَاكِباً،وَضَرَبْتُ زَيْدًامَشْدُوْدًا اورلَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

(۴۷)**اَلتَّمْيِيزُ**: هُوَ نَكِرَةٌ تُذْكَرُ بَعْدَ مِقْدَارٍ مِنْ عَدَدٍ أَوكَيْلٍ أَوْوَزْنٍ أَوْ مَسَاحَةٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا فِيْهِ اِبْهَام تَرْفَعُ ذٰلِكَ الإِبْهَامَ نَحْوُ عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

ترجمہ تمیز وہ اسم ہے جو کسی مقدار (یعنی عدد کیل وزن یا مساحت وغیرہ) کے بعدابہام کودور کرنے کے لئے ذکر کیا جائے۔جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

وضاحت:اس مثال میں عِشْرُوْنَ میں ابہام تھا کہ اس سے مراد کیا ہے لہٰذا درھما لاکراس ابہام کودور کیا گیا ہے۔

(۴۸)**اَلْمُسْتَثْنٰی**:هُوَ لَفْظٌ يُذْكَرُ بَعْدَ اِلَّا وَأَخَوَاتِهَا لِيُعْلَمَ أَنَّه لَا يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا نُسِبَ اِلٰی مَا قَبْلَهَا نَحْوُ جَاءَ نِيِ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا

ترجمہ: مستثنیٰ وہ لفظ ہے جسکو اِلَّا اور دیگر حروف استثناء کے بعداس لئے ذکر کیا جائے تا کہ یہ معلوم ہوجائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہے جو الا کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔جیسے جَاءَ نِيِ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

وضاحت:مذکورہ مثال میں زیدا مستثنیٰ ہے جسے الا کے بعد ذکر کیا گیا ہے تا کہ معلوم ہوکہ آنے کی جونسبت قوم کی طرف کی گئی ہے زَیْد اس سے خارج ہے۔

(۴۹) **اَلْمُسْتَثْنٰی الْمُتَّصِلُ**:هُوَ مَا أُخْرِجَ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِإِلَّا وَأَخَوَاتِهَا نَحْوُجَاءَ نِی الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

ترجمہ: مستثنیٰ متصل وہ ہے جسے الا اور دیگر حروف استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو (یعنی استثناء سے پہلے وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو)۔جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

وضاحت: اس مثال میں پہلے تو آنے کے فعل کی نسبت قوم کی طرف کی گئی ہے پھر إلا کے ذریعے زید کو متعدد (یعنی آنے والی قوم) سے خارج کیا گیا ہے۔

(٥٠) **اَلْمُسْتَثْنٰى الْمُنْقَطِعُ** : هُوَ الْمَذْكُوْرُ بَعْدَ إِلَّا وَأَخَوَاتِهَا غَيْرَ مُخْرَجٍ عَنْ مُتَعَدِّدٍ لِعَدَمِ دُخُوْلِهِ فِي الْمُسْتَثْنٰى مِنْهُ نَحْوُ جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا

ترجمہ: مستثنیٰ منقطع وہ ہے جسکو إلّا یا دیگر حروف استثناء کے بعد ذکر کیا گیا ہو مگر اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا

وضاحت: اس مثال میں پہلے تو آنے کی نسبت قوم کی طرف کی گئی ہے پھر إلّا کے ذریعہ حمار کے آنے کی نفی کی گئی ہے لیکن حمار کو متعدد سے خارج نہیں کیا گیا کیونکہ حمار پہلے ہی قوم میں شامل نہ تھا۔

(٥١) **اَلْاِسْمُ الْمَجْرُوْرُ** : هُوَ كُلُّ اِسْمٍ نُسِبَ إِلَيْهِ شَيْءٌ بِوَاسِطَةِ حَرْفِ الْجَرِّ لَفْظًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْ هٰذَا التَّرْكِيْبِ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِأَنَّهُ جَارٌّ وَمَجْرُوْرٌ أَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ تَقْدِيْرُهُ غُلَامٌ لِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْهُ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِأَنَّهُ مُضَافٌ إِلَيْهِ

ترجمہ: اسم مجرور وہ اسم ہے جس کی طرف کسی شی کی نسبت حرف جر کے واسطے سے کی جائے۔ اگر حرف جر لفظوں میں ہو تو یہ ترکیب جار مجرور کہلاتی ہے۔ جیسے مررت بزید اور اگر حرف جر محذوف ہو تو اس ترکیب کو مضاف، مضاف الیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

(٥٢) **اَلْإِضَافَةُ الْمَعْنَوِيَّةُ** : هِيَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُضَافُ غَيْرَ صِفَةٍ مُضَافَةٍ إِلٰى مَعْمُوْلِهَا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ

ترجمہ: اضافت معنویہ وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

وضاحت: صیغہ صفت سے مراد اسم فعل، اسم مفعول، صفت مشبہ وغیرہ ہیں۔

مذکورہ مثال میں غلام صیغہ صفت نہیں ہے اور نہ ہی یہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہے اس لئے اس کی زید کی طرف اضافت، معنویہ کہلائے گی۔

(۵۳)**اَلْاِضَافَةُ اللَّفْظِيَّه**: هِيَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُضَافُ صِفَةً مُضَافَةً إِلٰى مَعْمُوْلِهَا نَحْوُ ضَارِبُ زَيْدٍ

ترجمہ: اضافت معنویہ وہ اضافت ہے جس میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضَارِبُ زَيْدٍ

وضاحت: اس مثال میں ضارب صیغہ صفت ہے جو اپنے معمول (یعنی مفعول) کی طرف مضاف ہے۔

(۵۴)**اَلتَّابِعُ**: هُوَ كُلُّ ثَانٍ مُعْرَبٍ بِاِعْرَابِ سَابِقِهٖ مِنْ جِهَةٍ وَّاحِدَةٍ نَحْوُ جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ

ترجمہ: تابع وہ دوسرا اسم ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ

وضاحت: اس مثال میں رَجُلٌ اور عَالِمٌ کا اعراب ایک ہے اور ان دونوں پر اعراب کا سبب بھی ایک ہے یعنی فاعل ہونا۔

(۵۵)**اَلنَّعْتُ**: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِیْ مَتْبُوْعِهٖ نَحْوُ جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَوْفِیْ مُتَعَلِّقِ مَتْبُوْعِهٖ نَحْوُ جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ وَيُسَمّٰى صِفَتًا أَيْضًا

ترجمہ: نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے، اسے صفت بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ عالم اور جاء نِیْ رَجُلٌ عالِمٌ أبوه

وضاحت: پہلی مثال میں عَالِمٌ رَجُلٌ (متبوع) میں پائے جانے والے وصف

علم پر دلالت کر رہا ہے۔ اور دوسری مثال میں عَالِمٌ رَجُلٌ کے متعلق أَبُوْهُ میں پائے جانے والے وصف علم پر دلالت کر رہا ہے۔

(۵۶) **العطف بالحروف**: تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَانُسِبَ إِلٰى مَتْبُوْعِهٖ وَكِلَاهُمَا مَقْصُوْدَانِ بِتِلْكَ النِّسْبَةِ وَيُسَمّٰى عَطْفَ النَّسَقِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

ترجمہ: عطف بالحرف وہ تابع ہے کہ اس کی طرف وہی کچھ منسوب ہوتا ہے جس کی نسبت اسکے متبوع کی طرف ہوتی ہے اور اس نسبت میں یہ دونوں مقصود ہوتے ہیں، (اسکو عطف النسق بھی کہا جاتا ہے)۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

وضاحت: اس مثال میں عَمْرٌو معطوف بالحرف ہے۔ قَامَ فعل کی نسبت زید اور عمرو دونوں کی طرف کی گئی ہے اور اس نسبت میں یہ دونوں مقصود ہیں۔

(۵۷) **التاكيد**: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلٰى تَقْرِيْرِ الْمَتْبُوْعِ فِيْ مَانُسِبَ أَوْ عَلٰى شُمُوْلِ الْحُكْمِ لِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ الْمَتْبُوْعِ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ وَجَاءَ نِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

ترجمہ: تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی شی کی نسبت کو پختہ کرنے پر دلالت کرتا ہے یا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔ نسبت کو پختہ کرنے کی مثال "جاء نی زید زید" اور متبوع کے تمام افراد کو حکم کو شامل ہونے کی مثال جَاءَ نِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

وضاحت: نسبت میں پختگی پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید اپنے متبوع کی طرف منسوب ہونے والے حکم میں پائے جانے والے وہم مجاز کو دور کر دیتا ہے۔ جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ۔ اس مثال میں دوسرے زید نے پہلے زید سے وہم مجاز کو دور کر دیا وہ اس طرح کے سننے والا گمان کر سکتا تھا کے خود زید نہ آیا ہوگا بلکہ اس کا ایلچی یا اس کا خط یا اس کا غلام متکلم کے پاس آیا ہوگا اور متکلم نہ آنے کے حکم کو مجازاً زید کی

طرف منسوب کر دیا تو دوسرے لفظ زید نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہاں پر نسبت مجازی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ جبکہ جَاءَ نِیْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ آنے کا حکم کے ہر فرد کے لئے ثابت ہے۔

(۵۸)**اَلتَّاكِيْدُ اللَّفْظِیْ**: هُوَ تَكْرِيْرُ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَيْدٌ زَيْدٌ وَجَاءَ جَاءَ زَيْدٌ وَإِنَّ وَإِنَّ زَيْدًا شَاعِرٌ

ترجمہ: تاکید لفظی وہ تاکید ہے جو پہلے لفظ کی تکرار سے حاصل ہو ہے۔ جیسے جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ اور وَإِنَّ وَإِنَّ زَيْدًا شَاعِرٌ

(۵۹)**اَلتَّاكِيْدُ الْمَعْنَوِیْ**: مَايَكُوْنُ بِأَلْفَاظٍ مَخْصُوْصَةٍ مَعْدُوْدَةٍ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ

ترجمہ: تاکید معنوی وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ (مثلاً نفس، عین وغیرہ) کے ذریعہ ہو۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ

(۶۰)**اَلْبَدَلُ**: تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَانُسِبَ إِلٰى مَتْبُوْعِهٖ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالنِّسْبَةِ دُوْنَ مَتْبُوْعِهٖ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَيْدٌ أَخُوْكَ

ترجمہ: بدل وہ تابع ہے کہ اس کی طرف وہی کچھ منسوب ہوتا ہے جس کی نسبت اس کے متبوع کی طرف ہوتی ہے اور اس نسبت میں یہ خود مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَيْدٌ أَخُوْكَ

وضاحت: اس مثال میں اُخوک، زید کا بدل ہے۔ اس مقام پر جاء کی نسبت سے اصل مقصود اُخوک ہے زید کا ذکر تو بطور تمہید آیا ہے۔

(۶۱)**بَدَلُ الْكُلِّ مِنَ الْكُلِّ**: هُوَ مَايَكُوْنُ مَدْلُوْلُهٗ تَمَامَ مَدْلُوْلِ الْمَتْبُوْعِ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَيْدٌ أَخُوْكَ

ترجمہ: بدل الکل ایسا بدل ہے جس کا مدلول اس کے متبوع کا بھی مدلول ہو۔ جیسے جاء

نحو زیدٌ أخوك

وضاحت: اس مثال میں زیدٌ اور أخوك کا مدلول ایک ہی شخص ہے۔

(۶۲) **بدل البعض من الکل**: هو ما یکون مدلوله جزء مدلول المتبوع نحو ضربت زیدا رأسه

ترجمہ: بدل البعض وہ بدل ہے جس کا مدلول اس کے متبوع کے مدلول کا جزء ہوتا ہے۔ جیسے ضربت زیدا رأسهٗ

وضاحت: اس مثال میں لفظ زید کی دلالت زید کے پورے جسم پر ہے رأسہ کی دلالت فقط اس کے سر پر ہے جو کہ متبوع کے مدلول کا جزو ہے۔

(۶۳) **بدل الاشتمال**: هُوَ مَایَکُوْنُ مَدْلُوْلُهٗ مُتَعَلِّقَ الْمَتْبُوْعِ کسلب زیدٌ ثوبه

ترجمہ: بدل الاشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو۔ جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ

وضاحت: اس مثال میں ثوبهٗ زَیْدٌ کا بدل ہے اور اس کا مدلول متبوع (یعنی زید) کا متعلق (یعنی اس کا کپڑا) ہے لہذا یہ بدل الاشتمال ہے۔

(۶۴) **بدل الغلط**: هو ما یذکر بعد الغَلَطِ نَحْوُ جَاءَ نِیْ زَیْدٌ جَعْفَرٌ ورأیت رجلا حمارًا

ترجمہ: بدل الغلط وہ بدل جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ جَعْفَرٌ اور رأیت رجلا حمار

وضاحت: اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ میں نے گدھا دیکھا اور غلطی سے اس کے منہ سے رأیت رجلا نکل گیا پھر اس نے غلطی کے ازالے کے لئے حِمَارًا کہا تو یہ بدل غلط کہلائے گا۔

(۶۵) **عطف البیان**: هُوَ تَابِعٌ غَیْرُ صِفَةٍ یُوْضِحُ مَتْبُوْعَهٗ وَهُوَ

أَشْهَرُ اِسْمَیْ شَیْءٍ نَحْوُ قَامَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ

ترجمہ:عطف بیان وہ تابع ہے جوصفت نہ ہواور اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے، عطف بیان کسی شی کے دوناموں میں سے ایک ہوتا ہے جوعموماً پہلے سے زیادہ مشہور ہو تا ہے۔جیسے قَامَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ

وضاحت:اس مثال میں عمر أبو حفص کی صفت نہیں لیکن اس کی وضاحت کررہاہے کہ أَبُوْ حَفْصٍ سے مرادکون ہے؟ (کہا گیا کہ عُمَرُ کومشہور ہونے کے سبب مثال میں عطف بیان بنایا گیاہے)

(٦٦)**اَلْاِسْمُ الْمَبْنِیُّ**: هُوَ اِسْمٌ وَقَعَ غَیْرَ مُرَكَّبٍ مَعَ غَیْرِهٖ كَلَفْظَةِ زَیْدٍ وَحْدَهٗ أَوْ شَابَهَ مَبْنِیَّ الْاَصْلِ بِأَنْ یَكُوْنَ فِیْ الدَّلَالَةِ عَلٰی مَعْنَاهُ مُحْتَاجًا إِلٰی قَرِیْنَةٍ كَالْإِشَارَةِ نَحْوُ هٰؤُلَآءِ أَوْ یَكُوْنَ عَلٰی أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ نَحْوُ ذَا أَوْتَضَمَّنَ مَعْنَی الْحَرْفِ نَحْوُ أَحَدَ عَشَرَ

ترجمہ:اسم مبنی ایسا اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہوجیسے(جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو)یا مبنی الاصل کے مشابہ ہواس طرح کہ اپنے معنی پر دلالت کرنے کے لئے کسی قرینے کامحتاج ہوجیسے هٰؤُلَآءِ ،یا تین حروف سے کم پر مشتمل ہوجیسے ذا،یا معنیٰ حرف کو ضمن میں لئے ہوئے ہوجیسے أَحَدَ عَشَرَ (أَحَدَ عَشَرَ اصل میں أَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا)

(٦٧)**اَلْمُضْمَرُ**:هُوَ اِسْمٌ وُضِعَ لِیَدُلَّ عَلٰی مُتَكَلِّمٍ أَوْ مُخَاطَبٍ أَوْ غَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ لَفْظًا أَوْ مَعْنًی أَوْ حُكْمًا نَحْوُ أَنَا وَأَنْتَ وَهُوَ

ترجمہ:ضمیر وہ اسم مبنی جومتکلم،مخاطب غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظی یا معنوی یا حکمی طور پر پہلے ہو چکا ہو۔جیسے أَنَا ، أَنْتَ اور هُوَ

(٦٨)**اَلضَّمِیْرُ الْمُتَّصِلُ**:هُوَ مَا لَا یُسْتَعْمَلُ وَحْدَهٗ نَحْوُ ضَرَبْتُ

ترجمہ:ضمیر متصل وہ ضمیر ہے جسکو تنہا استعمال نہ کیا جا سکے۔جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

(٦٩)**اَلضَّمِيْرُ الْمُنْفَصِلُ**:هُوَ مَا يُسْتَعْمِلُ وَحْدَهٗ نَحْوُ هُوَ

ترجمہ:ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے جسکو تنہا استعمال کیا جاسکے۔جیسے هُوَ

(٧٠)**ضَمِيْرُ الشَّانِ وَالْقِصَّةِ**: هُوَ ضَمِيْرٌ يَقَعُ قَبْلَ جُمْلَةٍ تُفَسِّرُهٗ وَيُسَمّٰى ضَمِيْرَ الشَّانِ فِيْ الْمُذَكَّرِ وَضَمِيْرَ الْقِصَّةِ فِيْ الْمُؤَنَّثِ نَحْوُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَإِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ

ترجمہ:وہ ضمیر جوایسے جملے سے پہلے آتی ہے جواس کی وضاحت کرتا ہے،اگر ضمیر مذکر ہوتو اسکو ضمیر شان اور اگر مؤنث ہوتو اسکو ضمیر قصہ کہا جاتا ہے۔جیسے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ

(٧١)**أَسْمَاءُ الْإِشَارَةِ**:مَا وُضِعَ لِيُدَلَّ عَلٰى مُشَارٍ إِلَيْهِ نَحْوُ ذَا

ترجمہ:اسم اشارہ وہ اسماء ہیں جن کو مشار الیہ(یعنی جس کی طرف اشارہ کیا جائے)پر دلالت کے لئے وضع کیا گیا۔جیسے ذَا

(٧٢)**اَلْمَوْصُوْلُ**:اِسْمٌ لَا يَصْلَحُ أَنْ يَكُوْنَ جُزْءً تَامًّا مِنْ جُمْلَةٍ إِلَّا بِصِلَةٍ بَعْدَهٗ نَحْوُ جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ قَائِمٌ

ترجمہ:اسم موصول وہ اسم مبنی ہے جو اپنے صلہ سے ملے بغیر جملے کا مکمل جزو نہ بن سکے جیسے جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ قَائِمٌ

وضاحت:اس مثال میں جَاءَ کا فاعل الَّذِيْ ہے لیکن یہ اپنے صلے(ابوہ قائم)سے مل کر ہی فاعل بنے گا۔

(٧٣)**أَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ**: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ بِمَعْنَى الْاَمْرِ وَالْمَاضِيْ نَحْوُ هَلُمَّ شُهَدَائَكُمْ أَيْ اِيْتِ هَيْهَاتَ زَيْدٌ أَيْ بَعُدَ

ترجمہ:اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو فعل ماضی یا امر کا معنی دیتا ہے۔جیسے هَلُمَّ شُهَدَائَكُمْ ائْتِ شُهَدَائَكُمْ کے معنی میں اور هَيْهَاتَ زَيْدٌ ، بَعُدَ زَيْدٌ کے معنی میں ہے۔

(۷۴)**أسماء الأصوات**: هُوَ كُلُّ لَفظٍ حُكِيَ بِهٖ صَوْتٌ كَغَاق لِصَوْتِ الْغُرَابِ أَوْصُوِّتَ بِهٖ الْبَهَائِمُ كَنَخْ لِإِ نَاخَةِ الْبَعِيْرِ

ترجمہ :اسم صوت ہروہ لفظ جس سے کسی کی آواز نقل کی جائے۔یااس کے ذریعے کسی جانور کوآواز دی جائے،جیسے کوے کی آواز کے لئے غَاق اوراونٹ بٹھانے کے لئے نَخْ۔

(۷۵)**أسماء الْكِنَايَات**: هِيَ أَسْمَاءٌ تَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ مُبْهَمٍ أو حَدِيْثٍ مُبْهَمٍ نَحْوُ كَمْ وَكَذَاوَ كَيْتَ وَذَيْتَ

ترجمہ :اسمائے کنایات وہ اسماء ہیں جوکسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کریں۔جیسے کَمْ کَذَا، (عدد کے لئے) کَیْتَ، اور ذَیْتَ (کلام کے لئے)

(۷۶)**المعرفة**:اِسْمٌ وَضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ نَحْوُ عُمَرُ

ترجمہ :اسم معرفہ وہ اسم ہے جوکسی معیّن شے کے لئے وضع کیا گیاہو،جیسے عُمَرُ

(۷۷)**النكرة**:اِسْمٌ وَضِعَ لِشَيْءٍ غَيْرَ مُعَيَّنٍ نَحْوُ كِتَابٍ

ترجمہ :اسم نکرہ وہ اسم ہے جوکسی غیرمعیّن شے کے لئے وضع کیا گیاہو،جیسے کِتَابٌ

(۷۸)**العَلَمُ**:مَاوُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ لَا يَتَنَاوَلُ غَيْرَهٗ بِوَضْعٍ وَاحِدٍ نَحْوُ زَيْدٍ

ترجمہ علم وہ ہے جسکوکسی معین شی کے لئے وضع کیا گیاہواورایک وضع میں وہ دوسرے کو شامل نہ ہوجیسے زَیْدٌ

(۷۹)**أسماء العدد**: مَاوُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى كَمِيَّتِ آحَادِ الأشْيَاءِ نَحْوُ مِائَةٍ، وأَلْفٍ

ترجمہ :اسمائے اعداد وہ اسماء ہیں جواشیاء کی تعداد پردلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔جیسے مِائَةٌ ، أَلْفٌ

(۸۰)**المؤنث القياسى**: مَافِيْهِ عَلَامَةُ التَّانِيْثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيْرًا

كَحُبْلٰى وَزَيْنَب

ترجمہ:مؤنث قیاسی وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظی یا تقدیری طور پر پائی جائے۔جیسے حُبْلٰى اور زَيْنَبُ

(۸۱)**علامات التانيث**:ثَلٰثٌ اَلتَّاءُ كَطَلْحَةَ وَالْاَلِفُ الْمَقْصُوْرَةُ كَحُبْلٰى وَالْاَلِفُ الْمَمْدُوْدَةُ كَحَمْرَاءَ

ترجمہ:علامات تانیث تین ہیں،تا جیسے:طلحۃ ،الف مقصورہ جیسے: حبلی،الف ممدودہ جیسے:حَمْرَاءَ

(۸۲)**المذكر**:مَا لَا تُوْجَدُ فِيْهِ عَلَامَتُ التَّانِيْثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ خَالِدٍ عَلَمًا لِلْمُذَكَّرِ

ترجمہ:مذکروہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظی یا تقدیری طور پر نہ پائی جائے۔ جیسے خَالِدٌ جب کہ مذکر کا علم ہو۔

(۸۳)**والمؤنث الحقيقى**:هُوَ مَا بِإِزَائِهٖ ذَكَرٌ مِنَ الْحَيَوَانِ كَامْرَأَةٍ وَ نَاقَةٍ

ترجمہ:مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں نرجاندار ہو۔جیسے اِمْرَأَةٌ اور نَاقَةٌ

(۸۴)**المؤنث اللفظى**:هُوَ مَا بِخِلَافِهٖ كَظُلْمَةٍ وَعَيْنٍ

ترجمہ:مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جو مؤنث حقیقی کے برعکس ہو(یعنی جس کے مقابلہ میں نرجاندار نہ ہو)۔جیسے ظُلْمَةٌ اور عَيْنٌ

(۸۵)**المثنى**:هُوَاسْمٌ أُلْحِقَ بِآخِرِهٖ أَلِفٌ أَوْيَاءٌ مَفْتُوْحٌ مَا قَبْلَهَا وَ نُوْنٌ مَكْسُوْرَةٌ لِيَدُلَّ عَلٰى أَنَّ مَعَهٗ آخَرَ مِثْلَهٗ نَحْوُ رَجُلَانِ وَرَجُلَيْنِ

ترجمہ:مثنی(تثنیہ)وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ

لاحق کر دیا گیا ہو تاکہ وہ اسم اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور فرد بھی ہے۔ جیسے رَجُلَانِ

(٨٦)**المجموع**: اِسْمٌ دَلَّ عَلٰی آحَادٍ مَقْصُوْدَةٍ بِحُرُوْفِ مُفْرَدِهٖ بِتَغَيُّرٍ مَّا نحو رِجَالٍ مِنْ رَجُلٍ

ترجمہ: جمع وہ اسم ہے جسکو واحد کے حروف میں معمولی تبدیلی کر کے بنایا گیا ہو اور وہ اپنے واحد سے مقصود فرد کے تعدد پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ

وضاحت: اس مثال میں رِجَالٌ کو رَجُلٌ سے بنایا گیا ہے اور یہ رجل کے مقصود "مرد" کی کثرت پر دلالت کر رہا ہے

(٨٧)**الجمع المصحح**: هُوَ مَا لَمْ فِيْهِ يَتَغَيَّرْ بِنَاءُ وَاحِدِهٖ نَحْوُ مُسْلِمُوْنَ

ترجمہ: جمع صحیح وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کا وزن نہ بدلا ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ

(٨٨)**الجمع المكسر**: وَهُوَ مَا يَتَغَيَّرُ فِيْهِ بِنَاءُ وَاحِدِهٖ نَحْوُ رِجَالٍ مِنْ رَجُلٍ

ترجمہ: جمع مکسر وہ ہے جس میں اس کے واحد کا وزن بدل گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ

(٨٩)**جمع المذكر السالم**: وَهُوَ مَا أُلْحِقَ بِآخِرِهٖ وَاوٌ مَضْمُوْمٌ مَا قَبْلَهَا وَنُوْنٌ مَفْتُوْحَةٌ كَمُسْلِمُوْنَ أَوْ يَاءٌ مَكْسُوْرٌ مَا قَبْلَهَا وَنُوْنٌ كَذٰلِكَ لِيَدُلَّ عَلٰی أَنَّ مَعَهٗ أَكْثَرَ مِنْهُ نَحْوُ مُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں واوٴ ما قبل مضموم اور نون مفتوحہ یا یاء ما قبل مکسور اور نون مفتوحہ بڑھا دیا گیا ہو تاکہ وہ اسم یہ بتائے کہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس سے زیادہ افراد ہیں۔ جیسے مسلمون مسلمین

(۹۰)**جمع القلة**: وَهُوَ مَا يُطْلَقُ عَلَى الْعَشَرَةِ فَمَا دُوْنَهَا نَحْوُ أَقْوَالٍ
ترجمہ: جمع قلت وہ جمع ہے جس کا اطلاق دس یا اس سے کم پر ہوتا ہو۔ جیسے أَقْوَالٌ

(۹۱)**المصدر**: هُوَ اِسْمٌ يَدُلُّ عَلَى الْحَدَثِ فَقَطْ وَيُشْتَقُّ مِنْهُ الْأَفْعَالُ كَالضَّرْبِ
ترجمہ: مصدر وہ اسم ہے جو فقط حدث (معنی مصدری مثلاً کھانا، پینا، سونا وغیرہ) پر دلالت کرے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہوں۔ جیسے ضَرْبٌ

وضاحت: اس مثال میں ضَرْبٌ فقط حدث یعنی مارنے کے معنی پر دلالت کر رہا ہے، مارنے والے یا مارنے کے زمانے کا معنی اسمیں نہیں پایا جا رہا ہے۔

(۹۲)**اسم الفاعل**: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لِيَدُلَّ عَلَى مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعْنَى الْحُدُوْثِ كَضَارِبٍ
ترجمہ: اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور حدوث (یعنی غیر ثبوتی طور پر) قائم ہوتا ہے۔ جیسے ضَارِبٌ

(۹۳)**اسم المفعول**: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ مُتَعَدٍّ لِيَدُلَّ عَلَى مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ كَمَضْرُوْبٍ
ترجمہ: اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے تا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ

(۹۴)**الصفة المشبهة**: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لَازِمٍ لِيَدُلَّ عَلَى مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ كَحَسَنٍ
ترجمہ: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے تا کہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطور ثبوت (یعنی مستقل طور پر) قائم ہوتا ہے۔ جیسے حَسَنٌ

(۹۵)**اسم التفضیل**: إِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لِيَدُلَّ عَلَى الْمَوْصُوفِ بِزِيَادَةٍ عَلٰى غَيْرِهٖ نَحْوُ زَيْدٌ أَفْضَلُ النَّاسِ

ترجمہ:اسم تفضیل وہ اسمِ مشتق ہے جو فعل سے اس لئے مشتق ہوتا ہے تاکہ موصوف میں غیر کے مقابلہ میں معنی کی زیادتی پر دلالت کرے۔جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ النَّاسِ

(۹۶)**الفعل الماضی**: هُوَ فِعْلٌ دَلَّ عَلٰى زَمَانٍ قَبْلَ زَمَانِكَ كَضَرَبَ

ترجمہ:فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے پر دلالت کرے۔جیسے ضَرَبَ

(۹۷)**الفعل المضارع**: هُوَفِعْلٌ يَشْبَهُ الْإِسْمَ بِإِحْدٰى حُرُوفِ أَتَيْنَ فِي أَوَّلِهٖ كَيَضْرِبُ

ترجمہ:فعل مضارع وہ فعل ہے جس کے شروع میں حروف اتین میں سے کوئی حرف ہو اور فعل مضارع اسم فاعل سے مشابہت رکھتا ہو مثلاً۔ يَضْرِبُ

وضاحت:فعل مضارع کی اسم سے مشابہت دوطرح کی ہوتی ہے،ایک:لفظی طور پر جیسے حرکات وسکنات،شروع میں لاحق ہونے والے لام تاکید اور تعداد حروف میں اسم سے مشابہت رکھنا اور دوسری: معنوی طور پر اس طرح کے اسم فاعل کی طرح مضارع میں حال واستقبال کے معنی پائے جاتے ہیں۔

(۹۸)**فعل الأمر**: وَهُوَ صِيغَةٌ يُطْلَبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنَ الْفَاعِلِ الْمُخَاطَبِ نَحْوُ إِضْرِبْ

ترجمہ:فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے فاعلِ مخاطب سے کسی کام کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔جیسے إِضْرِبْ

(۹۹)**الفعل المتعدی**: هُوَ مَا يَتَوَقَّفُ فهم مَعْنَاهُ عَلٰى مُتَعَلِّقٍ غَيْرِ الْفَاعِلِ كَضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

ترجمہ:فعل متعدی وہ فعل ہے جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے متعلق

پر بھی موقوف ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا

(۱۰۰)**الفعل اللازمُ**: هُوَمَا لَا يَتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلٰى مُتَعَلِّقٍ غَيْرِ الْفَاعِلِ كَقَعَدَ زَيْدٌ

ترجمہ: فعل لازم وہ فعل ہے جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے متعلق پر موقوف نہ ہو۔ جیسے قَعَدَ زَيْدٌ

(۱۰۱)**الأفعال الناقصة**: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِتَقْرِيْرِ الْفَاعِلِ عَلٰى صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةِ مَصْدَرِهَا نَحْوُ كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

ترجمہ: افعال ناقصہ وہ افعال جو اپنے مصادر کی صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کو اپنے فاعل کے لئے ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

وضاحت: اس مثال میں کان صفت قیام کو اپنے فاعل زید کے لئے ثابت کررہا ہے جو اس مصدر کی صفت کے علاوہ ہے۔

(۱۰۲)**أفعال المقاربة**: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِلدَّلَالَةِ عَلٰى دُنُوِّ الْخَبَرِ لِفَاعِلِهَا نَحْوُ عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّقُوْمَ

ترجمہ: افعال مقاربہ وہ افعال ہے جو خبر کے ان کے فاعل (اسم) سے قریب ہونے پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّقُوْمَ

وضاحت: اس مثال میں "عَسٰى" افعال مقاربہ میں سے ہے جو اس بات پر دلالت کرر ہاہے کہ زید کے لئے وصفِ قیام زمانہ قریب میں حاصل ہونے والا ہے۔

(۱۰۳)**فعل التعجب**: مَا وُضِعَ لِإِنْشَاءِ التَّعَجُّبِ نَحْوُ مَا أَحْسَنَ زَيْدًا

ترجمہ: فعل تعجب وہ فعل ہے جس کو انشاءِ تعجب (یعنی تعجب کے اظہار) کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا

(۱۰۴)**افعال المدح والذم**: مَا وُضِعَ لِإِنْشَاءِ مَدْحٍ أَوْذَمٍّ نَحْوُ

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَبِئْسَ الْمَرْءُ الْخَائِنُ

ترجمہ: افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جن کو کسی کی تعریف یا مذمت کے انشاء (یعنی اظہار) کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

(۱۰۵) **حروف الجر**: هِيَ حُرُوفٌ وُضِعَتْ لِإِفْضَاءِ الْفِعْلِ أَوْشِبْهِهِ أَوْمَعْنَى الْفِعْلِ إِلَى مَا يَلِيْهِ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

ترجمہ: حروف جر وہ حروف ہیں جو فعل، شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو اپنے مدخول تک پہنچانے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

وضاحت: اس مثال میں كَتَبْتُ کے معنی کو الْقَلَمْ تک پہنچانے کے لئے حرفِ جر ب کو استعمال کیا گیا ہے۔

(۱۰۶) **أم المتصلة**: هِيَ أم الّتِى يُسْأَلُ بِهَا عَنْ تَعْيِيْنِ أَحَدِالْامْرَيْنِ وَالسَّائِلُ بِهَا يَعْلَمُ ثُبُوْتَ أَحَدِ هِمَا مُبْهَمًا نَحْوُ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو

ترجمہ: ام متصلہ وہ ام ہے جس کے ساتھ دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا جائے اور سائل کو ان میں سے ایک کا ثبوت مبہم طور پر معلوم ہو۔ جیسے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو

وضاحت: اس مثال میں سائل زید یا عمر میں سے کسی ایک کی مخاطب کے پاس موجودگی کا تعین کرنا چاہ رہا ہے اور اسے مبہم طور پر معلوم ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک زید کے پاس ضرور موجود ہے۔

(۱۰۷) **أم المنقطعة**: هِيَ مَا تَكُونُ بِمَعْنَى بَلْ مَعَ الْهَمْزَةِ نَحْوَ اِنَّها لَإِبِلٌ أَمْ شَاةٌ

ترجمہ: ام منقطعہ وہ ام ہے جو ہمزہ کے ساتھ استعمال ہونے والے بل کے معنی میں ہوتا ہے۔ (یعنی پہلے کلام سے اعراض ہوتا ہے اور دوسرے کلام میں شک ہوتا ہے)۔

جیسے دور سے کوئی چیز دیکھ کر اِنَّھَا لَاِبِلٌ کہنا پھر شک کی کیفیت طاری ہونے پر یوں کہا
أَمْ شَاۃٌ

(۱۰۸)**حرف التوقع**:مَا وُضِعَ لِتَقْرِیْبِ الْمَاضِیْ وَھُوَ قَدْ وَقَدْ تَجِیْئُ لِلتَّحْقِیْقِ وَالتَّقْلِیْلِ

ترجمہ:حرف توقع اس حرف کو کہتے ہیں جو ماضی قریب کے لئے وضع کیا گیا ہو اور قد کبھی تحقیق اور کبھی تقلیل کے لئے آتا ہے۔

(۱۰۹)**حروف الزیادۃ**:وَھِیَ مَالَا یَخْتَلُّ اَصْلُ الْمَعْنٰی بِدُوْنِھَا وَھِیَ (۱) اِنْ (۲) مَا (۳) اَنْ (٤) لَا (٥) مِنْ (٦) کَاف (۷) بَاء (۸) لَام

ترجمہ:یہ وہ حروف ہیں جن کے نہ ہونے سے اصل معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

(۱۱۰)**التنوین**:نُوْنٌ سَاکِنَۃٌ تَتْبَعُ حَرْکَۃَ آخِرِ الْکَلِمَۃِ لَا لِتَاکِیْدِ الْفِعْلِ نَحْوُ زَیْدٌ

ترجمہ تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ میں آخری حرکت کے بعد آتا ہے اور یہ فعل کی تاکید کے لئے نہیں لایا جاتا۔جیسے زَیْدٌ

وضاحت:زَیْدٌ کا تلفظ یوں ہے زَیْدُ نْ اور اس کے آخر میں آنے والا نون تنوین کہلاتا ہے۔

(۱۱۱)**التنوین للتمکن**:ھُوَ مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّ الْاِسْمَ مُتَمَکِّنٌ فِیْ مُقْتَضَی الْاِ سْمِیَّۃِ أَیْ اِنَّہٗ مُنْصَرِفٌ نَحْوُ زَیْدٌ وَرَجُلٌ

ترجمہ:تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اسم اسمیت کے تقاضے میں راسخ ہے یعنی منصرف ہے۔جیسے رَجُلٌ

(۱۱۲)**التنوین للتنکیر**: وَھُوَ مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّ الْاِ سْمَ نَکِرَۃٌ نَحْوُ صَہٍ أَیْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّافِیْ وَقْتٍ مَّا

ترجمہ: تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے صَهٍ یعنی تم کسی وقت خاموش رہا کرو۔

(۱۱۳) **التنوین للعوض**: هُوَ مَا يَكُوْنُ عِوَضًا عَنِ الْمُضَافِ إِلَيْهِ نَحْوُ حِيْنَئِذٍ أَيْ حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا

ترجمہ: تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے جیسے حِيْنَئِذٍ (اصل میں حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا تھا)

(۱۱۴) **التنوین للمقابلة**: وَهُوَ التَّنْوِيْنُ الَّذِيْ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ نَحْوُ مُسْلِمَات

ترجمہ: تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں ہوتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

(۱۱۵) **التنوین للترنم**: وَهُوَ الَّذِيْ يَلْحَقُ آخِرَ الْاَبْيَاتِ وَالْمَصَارِيْعِ كَقَوْلِ الشَّاعِرِ شِعْرٌ

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ .... وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

ترجمہ: تنوین ترنم وہ ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں (ترنم کیلئے) آتی ہے۔

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ .... وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے عاذلہ! مجھ پر عتاب اور ملامت کم کر اور اگر میں درست کام کروں تو کہہ اس نے ٹھیک کیا۔)

(۱۱۶) **نون التاكيد**: هِيَ مَا وُضِعَتْ لِتَاكِيْدِ الْاَمْرِ وَالْمُضَارِعِ نَحْوُ لَيَضْرِبَنَّ

ترجمہ: نون تاکید وہ نون ہے جسکو امر اور مضارع کی تاکید کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے لَيَضْرِبَنَّ

اَلأُصُوْلُ فِى النَّحْوِ

(١) **اَلْأَصْلُ**: فِىْ الِاسْمِ اَلإِعْرَابُ

(٢) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ هَمْزَةِ الْوَصْلِ الْكَسْرُ تُفْتَحُ أَوْتُضَمُّ إِلَّابِعَارِضٍ

(٣) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ النَّفْيِ وَالإِسْتِفْهَامِ اَنْ يَكُوْنَا مُتَوَجِّهَيْنَ إِلٰى أَوْصَافِ الذَّوَاتِ لَا إِلَى الذَّوَاتِ أَنْفُسِهَا لِأَنْ تَقِلَّ اَنْ تَكُوْنَ مَجْهُوْلَةً۔

(٤) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْفَاعِلِ أَنْ يَتَّصِلَ بِالْفَاعِلِ۔

(٥) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الإِعْرَابِ اَنْ يَكُوْنَ لِلْأَسْمَاءِ دُوْنَ الْأَفْعَالِ وَالْحُرُوْفِ

(٦) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الزِّيَادَةِ حُرُوْفُ الْمَدِّوَا للِّيْنِ وَهِيَ الْأَلِفُ وَالْوَاوُ وَالْيَاءُ

(٧) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ كُلِّ مُنَادًى اَنْ يَكُوْنَ مَنْصُوْباً لِأَنَّهُ مَفْعُوْلٌ اِلَّا أَنَّهُ عَرَضِيٌّ فِيْ الْمُفْرَدِ الْمَعْرِفَةِ مَا يُوْجِبُ بِنَاءَهُ فَبَقِيَ مَا سِوَاهُ عَلَى الْأَصْلِ۔

(٨) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْبِنَاءِ اَلسُّكُوْنُ

(٩) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الإِسْمِ اَلصَّرْفُ

(١٠) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْأَفْعَالِ اَلْبِنَاءُ

(١١) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ دِرَاسَةِ اللَّهْجَاتِ سَمَاعُهَا مِنْ أَهْلِهَا أَنْفُسِهِمْ

(١٢) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْحُرُوْفِ عَدَمُ التَّصَرُّفِ

(١٣) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْخَبَرِ أَنْ يَكُوْنَ مُفْرَداً

(١٤) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْأَسْمَاءِ اَلتَّنْكِيْرُ

(١٥) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الِاسْتِثْنَاءِ اَلتَّاخِيْرُ

(١٦) **اَلْأَصْلُ**: فِي الْمَفْعُوْلِ الْمُطْلَقِ أَنْ يَّكُوْنَ مَصْدَراً

(١٧) **اَلْأَصْلُ**: فِي بَابِ الضَّمِيْرِ أَنَّهُ مَتَى أَمْكَنَ اَلْإِتْيَانُ بِالضَّمِيْرِ الْمُتَّصِلُ فَلَا يُعْدَلُ إِلَى الضَّمِيْرِ الْمُنْفَصِلُ لِأَنَّ الْغَرَضَ مِنْ وَضْعِ الضَّمِيْرِ اَلِاخْتِصَارُ وَالْمُتَّصِلُ أَشَدُّ إِخْتِصَاراً مِنَ الْمُنْفَصِلِ: تَقُوْلُ اَكْرَمْتُكَ وَلَا تَقُوْلُ اَكْرَمْتُ إِيَّاكَ.

(١٨) **اَلْأَصْلُ**: فِي مَا الْإِسْتِفْهَامِيَّةِ أَنَّهَا إِذَا جُرَّتْ بِحَرْفِ جَرٍّ وَجَبَ حَذْفُ أَلِفِهَا فَيُقَالُ: عَمَّ فِيْ عَمَّا وَفِيْمَ فِيْ فِيْمَا وَحَتَّامَ فِيْ حَتَّامَا وَإِلَامَ فِيْ إِلَامَا وَعَلَامَ فِيْ عَلَامَا

(١٩) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ ضَمِيْرِ الْمُتَكَلِّمِ (أَنَا) تُحْذَفُ الْأَلِفُ مِنْ آخِرِهِ لَفْظاً. تُكْتَبُ مَثَلاً أَنَا قَارِئٌ وَتُلَفَّظُ أَنَ قَارِئٌ.

(٢٠) **اَلْأَصْلُ**: لَايُبْدَأُ فِيْ الْعَرَبِيَّةِ بِسَاكِنٍ

(٢١) **اَلْأَصْلُ**: فِيْ الْفَاعِلِ أَنْ يَّتَّصِلَ بِفِعْلِهِ، لِأَنَّهُ كَالْجُزْءِ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْتِيَ بَعْدَهُ الْمَفْعُوْلُ

(٢٢) **اَلْأَصْلُ**: اَلْمَصْدَرُيُخَنَّثُ لَا يُذَكَّرُ وَلَا يُؤَنَّثُ

(٢٣) **اَلْأَصْلُ**: اَلْمَصْدَرُ لَايُثَنَّى وَلَا يُجْمَعُ

(٢٤) **اَلْأَصْلُ**: كُلُّ لَفْظٍ يَرْجِعُ إِلى اَصْلِهِ فِي التَّصْغِيْرِ

(٢٥) **اَلْأَصْلُ**: إِنَّ النَّكِرَةَ إِذَا وَقَعَتْ تَحْتَ النَّفْيِ تُفِيْدُ الْعُمُوْمَ

(٢٦) **اَلْأَصْلُ**: اَلضَّمِيْرُ إِذَا دَارَ بَيْنَ الْمَرْجِعِ وَالْخَبَرِ فَرِعَايَةُ الْخَبَرِ أَوْلَى مِنَ الْمَرْجِعِ وَهٰكَذَا حُكْمُ خَبَرِ إِسْمِ الْإِشَارَةِ

الحِكَايَاتُ فِى النَّحْوِ

(١) حُكِيَ اَنَّ الإمَامَ أبَا حَفْصٍ النَّسَفِي أرَادَ اَنْ يَّزُوْرَجَارَ اللّٰهِ الزَّمَخْشَرِيْ فِي مَكَّةَ. فَلَمَّا قَدِمَ وَصَلَ إلٰى دَارِهٖ وَدَقَّ .... فَقَالَ الزَّمَخْشَرِيْ: مَنْ هذَا؟ فَقَالَ "عُمَرُ" فَقَالَ الزَّمَخْشَرِيْ، إنْصَرِفْ: فَقَالَ النَّسَفِيْ: يَاسَيِّدِيْ عُمَرُ لَايَنْصَرِفُ: فَقَالَ الزَّمَخْشَرِيْ: إذَا نُكِّرَ صُرِّفَ.

(٢) حُكِيَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ: قَالَ لِلْكِسَائِيِّ اِبْنِ خَالَتِيْ فَلِمَ لَا تَشْتَغِلُ بِالْفِقْهِ:فَقَالَ مَنْ اَحْكَمَ عِلْماً فَذٰلِكَ يَهْدِيْهِ إلٰى سَائِرِ الْعُلُوْمِ: فَقَالَ مُحَمَّدٌ اَنَا اُلْقِيْ عَلَيْكَ شَيْئاً مِنْ مَسَائِلِ الْفِقْهِ فَتُخْرِجُ جَوَابَهٗ مِنَ النَّحْوِ: فَقَالَ: هَاتِ: قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ فِيْمَا سَهَا فِي سُجُوْدِ السَّهْوِ: فَتَفَكَّرَ سَاعَةً: فَقَالَ لَاسُجُوْدَ عَلَيْهِ: فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَابٍ مِنَ النَّحْوِ: خَرَجْتَ هٰذَا الْجَوَابَ: فَقَالَ مِنْ اَنَّ الْمُصَغَّرَ لَايُصَغَّرُ فَتَحَيَّرَ مِنْ فَطْنَتِهٖ

(٣) قَالَ أَحَدُ النُّحَاةِ: رَأَيْتُ ضَعِيْفاً مَسْكِيْناً فَقِيْراً فَقُلْتُ لَهٗ: يَا هٰذَا...... عَلَامَ نَصَبْتَ (ضَعِيْفاً مِسْكِيْناً فَقِيْراً) فَقَالَ: بِإضْمَارِ "اِرْحَمُوْا" قَالَ النَّحْوِيْ: فَأَخْرَجْتُ كُلَّ مَامَعِيْ مِنْ نُقُوْدٍ وَأَعْطَيْتُهٗ اِيَّاهُ فَرِحاً بِمَا قَالَ.

(٤) وَعَنِ الْأَصْمَعِيْ عَنْ عِيْسىٰ بِنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ لَحَّانٌ[١] فَلَقِيَ رَجُلًا مِثْلَهٗ : فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ: فَقَالَ: مِنْ عِنْدِأَهْلُوْنَا [٢]فَتَعَجَّبَ مِنْهُ وَحَسَدَهٗ وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا: أَخَذْتَهَا مِنْ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ "شَغَلَتْنَا اَمْوَالُنَا وَأَهْلُوْنَا"

---

(١) لَحَّان: بولنے میں بہت زیادہ غلطی کرنے والا۔ (٢) اصل میں ہونا چاہیے تھا أهْلِينَا

(٥) :أَبُوْكَ وَحِمَارِهِ:

حَكَى الْعَسْكَرِيْ فِيْ كِتَابِ (التَّصْحِيْفِ) أَنَّهُ قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ: مَا فَعَلَ أَبُوْكَ بِحِمَارِهِ؟ فَقَالَ: بَاعِهِ (١)(يَعْنِيْ بِالْكَسْرِ) فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ قُلْتَ "بَاعِهِ"؟ قَالَ فَلِمَ قُلْتَ أَنْتَ بِحِمَارِهِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا جَرَرْتُهُ بِالْبَاءِ: فَرَدَّ(٢) عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ : فَلِمَ تَجُرُّ بَاؤُكَ وَبَائِى لَا تَجُرُّ

(٦) كُلَّمَا كَلَّمْتُكَ خَالَفْتَنِيْ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحِ الْعَجْلِى قَالَ: اَخْبَرَنِيْ أَبُوْ زَيْدٍ النَّحْوِيُّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: مَاتَقُوْلُ: فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ أَبِيْهِ وَأَخِيْهِ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: تَرَكَ أَبَاهُ وَأَخَاهُ: فَقَالَ الرَّجُلُ فَمَا لِأَبَاهُ وَأَخَاهُ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: فَمَا لِأَبِيْهِ وَأَخِيْهِ: فَقَالَ الرَّجُلُ لِلْحَسَنِ: أَرَانِيْ "كُلَّمَا كَلَّمْتُكَ خَالَفْتَنِيْ"

(٧) رُوِىَ أَنَّ رَجُلًا قَصَدَ سِيْبَوَيْهِ لِيُنَافِسَهُ فِيْ النَّحْوِ: فَخَرَجَتْ لَهُ جَارِيَةُ سِيْبَوَيْهِ: فَسَأَلَهَا قَائِلًا: أَيْنَ سَيِّدُكَ يَا جَارِيَةُ؟فَاَجَابَتْهُ بِقَوْلِهَا: فَاءَ إِلَى الْفَيْءِ فَإِنْ فَاءَ الْفَيْءَ فَاءَ: فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ فَمَاذَا يَكُوْنُ سَيِّدُهَا: وَرَجَعَ۔

(٨)كَانَ اَحَدُ النَّحْوِيِّيْنَ رَاكِباً فِيْ سَفِيْنَةٍ: فَسَأَلَ اَحَدَ الْبَحَّارَةِ: هَلْ تَعْرِفُ النَّحْوَ؟ فَقَالَ لَهُ الْبَحَّارُ: لَا: فَقَالَ النَّحْوِى: قَدْ ذَهَبَ نِصْفُ عُمَرِكَ: وَبَعْدَ عِدَّةِ أَيَّامٍ هَبَّتْ عَاصِفَةٌ وَكَانَتِ السَّفِيْنَةُ سَتَغْرَقُ: فَجَاءَ الْبَحَّارُ إِلَى النَّحْوِىْ وَسَأَلَهُ: هَلْ تَعْرِفُ السِّبَاحَةَ؟ قَالَ النَّحْوِىْ: لَا :

---

(١) ہونا چاہئے تھا باعَهُ (فعل ماضی) (٢) فَرَدَّ: رَدَّ کے معنی ہیں: رائے میں اکیلا ہونا۔ کہا جاتا ہے۔ فرد برأيه (وہ اپنی رائے میں اکیلا ہوگیا۔) اسجد سبحانی ارریاوی

فَقَالَ لَهُ الْبَحَّارُ: قَدْ ذَهَبَ كُلُّ عُمْرِكَ.

(٩) قِيْلَ إِنَّ أَحَدَ الْفُقَرَاءِ وَقَفَ عَلٰى بَابِ نَحْوِيٍّ: فَقَالَ النَّحْوِيْ: مَنْ بِالْبَابِ؟ قَالَ: سَائِلٌ فَقَالَ فَلْيَنْصَرِفْ: قَالَ السَّائِلُ: إِسْمِيْ أَحْمَدُ مَمْنُوْعٌ مِّنَ الصَّرْفِ (لَايَنْصَرِفُ) قَالَ النَّحْوِيْ: أَعْطُوْ سِيْبَوَيْهِ كِسْرَةً.

(١٠) قَالَ اِبْنُ الْجَوْزِيْ: لَقِيَ نَحْوِيٌّ رَجُلًا: وَأَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ أَخِيْهِ وَخَافَ أَنْ يُلَحِّنَ: فَقَالَ: أَخَاكَ، أَخِيْكَ، أَخُوْكَ هَاهُنَا؟ فَقَالَ النَّحْوِيْ: لَالِيْ لَوْمَاحَضَرَ.

(١١) وَقَالَ أَحَدُهُمْ يَهْجُوْ نِفْطَوَيْهِ النَّحْوِيَّ الْمَعْرُوْفَ: أَحْرَقَ اللّٰهُ بِنِصْفِ إِسْمِهِ، وَصَيَّرَ الْبَاقِيَ صُرَاخًا عَلَيْهِ.

(١٢) اِجْتَمَعَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَالْكِسَائِيْ يَوْماً عِنْدَ الرَّشِيْدِ، وَكَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ يَرٰى أَنَّ عِلْمَ الْفِقْهِ أَوْلٰى مِنْ عِلْمِ النَّحْوِ بِالْبَحْثِ وَالدِّرَاسَةِ وَأَنَّ عِلْمَ النَّحْوِ لَايَسْتَحِقُّ بَذْلَ الْوَقْتِ فِيْ طَلَبِهِ: فَرَاحَ يَنْتَقِصُ مِنْ عِلْمِ النَّحْوِ أَمَامَ الْكِسَائِيْ: وَقَالَ لَهُ الْكِسَائِيْ: أَيُّهَا الْقَاضِيْ لَوْ قَدَّمْتُ لَكَ رَجُلَيْنِ وَقُلْتُ لَكَ: هٰذَا قَاتِلُ غُلَامِكَ وَهٰذَا قَاتِلٌ غُلَامَكَ: فَأَيُّهَا تَأْخُذُ؟ (تَوْضِيْحُ الْمِثَالِ: اَلْأَوَّلُ بِالضَّمِّ بِدُوْنِ تَنْوِيْنٍ (قَاتِلُ) لِإِضَافَتِهِ لِلْإِسْمِ بَعْدَهُ (غُلَامِكَ) اَلْمَجْرُوْرُ عَلٰى أَنَّهُ مُضَافٌ إِلَيْهِ.. وَالْآخَرُ بِتَنْوِيْنِ الضَّمِّ (قَاتِلٌ) وَإِعْمَالُهُ فِي الْإِسْمِ بَعْدَهُ (غُلَامَكَ) اَلْمَنْصُوْبُ عَلٰى أَنَّهُ مَفْعُوْلٌ بِهِ لِاسْمِ الْفَاعِلِ: فَأَيٌّ سَيَأْخُذُهُ الْقَاضِيْ بِالْعُقُوْبَةِ وَيُقِيْمُ عَلَيْهِ الْحَدَّ؟ فَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ آخُذُ الرَّجُلَيْنِ: فَقَالَ الرَّشِيْدُ: بَلْ تَأْخُذُ الْأَوَّلَ لِأَنَّهُ قَتَلَ أَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْ: فَعَجِبَ أَبُوْ يُوْسُفَ: فَأَفْهَمَهُ الْكِسَائِيْ أَنَّ

اِسْمَ الْفَاعِلِ اِذَا أُضِيْفَ إِلٰی مَعْمُوْلِهٖ (قَاتِلُ غُلَامِكَ) دَلَّ عَلَى الْمَاضِیْ: فَهُوَ قَتَلَ الْغُلَامَ، أَمَّا إِذَا نُوِّنَ فَنَصَبَ مَعْمُوْلَهٗ عَلٰی أَنَّهٗ مَفْعُوْلٌ بِهٖ، فَإِنَّهٗ يُفِيْدُ الْمُسْتَقْبِلَ اَیْ أَنَّهٗ سَيَقْتُلُ، فَاعْتَذَرَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَأَقَرَّ بِجَدْوٰی عِلْمِ النَّحْوِ وَعَهِدَ أَنْ لَّايَنْتَقِصَ مِنْهُ اَبَداً.

شرائط تلمذ

برائے تلمذ طالب علم میں پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) سہولت معاش (۲) حصول صحت (۳) شوق (۴) سعی (۵) حفظ

پہلی شرط: سہولت معاش یعنی طالب علم کو زندگی کی بنیادی سہولتیں مثلاً روٹی، کپڑا اور مکان وغیرہ مہیا ہوں۔

دوسری شرط: حصول صحت یعنی طالب علم کو صحت وتندرستی اور طاقت وقوت حاصل ہو۔

تیسری شرط: شوق یعنی اس کے دل میں ذاتی شوق اور تڑپ ہو۔

چوتھی شرط: سعی یعنی تحصیل علم کے خاطر جدوجہد اور محنت ومشقت کا جذبہ رکھتا ہو اور اپنی طرف سے مقدور بھر کوشش کرتا ہو۔

پانچویں شرط: حفظ یعنی اس میں اتنا حافظہ ہو کہ استاذ کی تقریر سن کر یا لکھ کر یاد کرسکتا ہو۔

تلمیذ کے فرائض

(۱) پابندیٔ درس (۲) مطالعہ (۳) استماع (۴) تکرار

پابندیٔ درس: اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو غیر حاضری ہو اور نہ دیر حاضری بلکہ گھنٹہ لگتے ہی فوراً درسگاہ میں پہنچ جائے۔ عموماً غیر حاضری کم ہی ہوتی ہے البتہ دیر حاضری میں عام ابتلاء ہے اس سے بالکلیہ احتراز کیا جائے۔

مطالعہ: پہلے سے اگلا سبق حل کرنے کی حتی المقدور پوری کوشش کرے حل نہ ہونے پر مایوس ہو کر مطالعہ ترک نہ کرے بلکہ پابندی کے ساتھ لگا رہے یہ کامیابی کی کنجی ہے۔
استماع: سبق کے دوران استاذ کی تقریر خوب غور وفکر اور کان لگا کر سنے ایسا نہ ہو کہ جسم یہاں ہو اور دل وہاں یعنی جمع حاضر واحد غائب۔
تکرار: ایک مرتبہ استاذ کے پڑھائے ہوئے سبق کا تکرار و مذاکرہ کرے۔

تلمیذ کے واجبات

(۱) شریعت کی پابندی کرے اسلئے کہ علم نور الٰہی ہے وہ گنہگار کو نہیں دیا جاتا (۲) کوئی اشکال ہو تو سوال کرے کیونکہ ''علم خزانہ ہے اور سوال اس کی کنجی ہے'' لیکن سوال کرتے وقت سلیقہ اور ادب ملحوظ رکھے یونہی بے تکے اور بے جا سوال داغ کر استاذ کو زچ نہ کرے کہ ''چہ خوش ذرا نبودی چھپر پہ بھینس کودی'' یاد رہے استاذ کے سامنے اشکال کیا جاتا ہے اعتراض نہیں۔ اعتراض تو مخالف پر کیا جاتا ہے۔ (۳) پڑھے ہوئے پر عمل کرے اس سے علم محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۴) دوران درس اِدھر اُدھر دیکھ کر یا کسی کی طرف اشارہ کر کے استاذ کو تشویش میں نہ ڈالے کہ اس سے بعض اوقات استاذ کے ذہن سے ضروری بات نکل جاتی ہے۔ (۵) وسائل علم مثلاً کتاب، استاذ، درسگاہ، تپائی وغیرہ ہر چیز کا ادب ملحوظ رکھے۔

مستحبات تلمیذ

(۱) طلب علم کی راہ میں ثبات قدمی اور تحمل کا مظاہرہ کرے (۲) نبی کریم ﷺ کی سنت کو اپنائے نہ کے غیروں کے طریقوں کو (۳) مسواک کا اہتمام (۴) مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرے۔ فقد تمت بعون اللہ الکثیر العبد المجہول امجد سبحانی اور یاوی

۲۴/۳/۳۹ھ

مؤلف کی دیگر تصنیفات





Designed By: Mohd. Rafi 9758100109